لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۱

Calcutta: Wednesday, December 11, 1912.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

ضلع بھر کا معروف ادارہ

مدرسہ جامعہ اشرفیہ

شاہکوٹ

ضلع ــــ شیخوپورہ

- جامعہ اشرفیہ :- عرصہ دراز سے علاقہ بھر میں علمی، اصلاحی، تدریسی، تبلیغی اور سماجی خدمات انجام دے رہا ہے۔
- جامعہ اشرفیہ :- میں مقامی طلباء کے علاوہ مختلف مقامات سے تقریباً یکصد سے زاید طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
- جامعہ اشرفیہ :- میں موقوف علیہ تک درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور قرأت و تجوید بھی پڑھائی جاتی ہے
- جامعہ اشرفیہ :- میں محنتی، قابل اور مستند اساتذہ، مولانا مفتی غلام مرتضٰے صاحب (درجہ کتب) اور قاری محمد شریف صا درجہ قرآن کو تعلیم دینے میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔
- جامعہ اشرفیہ :- میں صبح درس قرآن مجید اور بعد نماز عشاء درس حدیث ہوتا ہے۔ نیز مدرسہ میں افتاد کا کام بھی جاری ہے۔
- جامعہ اشرفیہ :- کی طرف سے وقتاً فوقتاً لوگوں کے عقائد کی اصلاح کے لئے تبلیغی جلسے منعقد کروائے جاتے ہیں۔
- جامعہ اشرفیہ :- کا سالانہ میزانیہ دکل اخراجات مع تعمیرات وکتب وغیرہ ایک لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے
- جامعہ اشرفیہ :- کا کوئی سفیر نہیں۔ اور نہ ہی کوئی مستقل آمدنی محض توکلاً علی اللہ دین کا کام جاری ہے۔
- جامعہ اشرفیہ :- بیرونی طلباء کے قیام و طعام علاج اور دیگر ضروریات کا کفیل ہے۔

شورلیست کہ آوازہ منصور کہن شد

من از سرِ نو آوازدہم دار و رسن را

وُہ اپنے دور کا امام احمد بن حنبل جس نے اپنے دور کی طاغوتی طاقت کے خلاف کلمۂ حق بلند کر کے اپنے پیشرو کی طرح ننگی پیٹھ پر اگرچہ کوڑے نہیں کھائے۔ لیکن سنت دار و رسن پر عمل کرتے ہوئے رانچی اور دیگر جیلوں کے گوشۂ تنہائی میں عمر کا ایک حصّہ گزار دیا۔

جس کے اعجاز نطق پر تقریر نثار جس کے نوک قلم سینۂ تحریر فگار، وہ ہند کا امام ابن تیمیہ وہ مردِ آزاد، ابوالکلام آزاد، ترجمان القرآن کا مفسر، الہلال والبلاغ کا رئیس التحریر۔

جس نے "الہلال" کے ذریعے مردہ قوم کی رگوں میں حمیت غیرت اسلامی کا خون دوڑایا۔ اور فرنگی سے ٹکر لی۔ ہم اپنے دلو کے پرچم اس کی عظمت کے آگے خم کرتے ہیں۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ، امیر نظام العلماء ضلع شیخوپورہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1, MacLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹریٹ
كلكته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۱ | كلكته : چهارشنبه ۱ محرم الحرام ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۲۲
Calcutta: Wednesday, December 11, 1912.

فهرس

— * —

شذرات	۱
يا للعار !!	۵
مقالهٔ افتتاحیه	
عید اضحی نمبر (۴)	۶
مقالات	۹
انگلستان اور اسلام نمبر (۴)	
مراسلات	
احیاے دعوت قرانی اور مقتضیات حالیه	۱۰
دعوت الهلال کي نسبت	۱۱
فکاهات	
خطاب به رائٹ انریبل سید امیر علي	۱۰
شئون عثمانیه	۱۱
انکشاف حقیقت نمبر (۳)	۱۲
ایک بهترین مگر مظلوم قوم	۱۳
کامل پاشا کا اپنے دوستوں سے شکوه	۱۴
عثماني ڈاک	۱۵

تصاویر

— * —

غازي انور پاشا عربي لباس میں	صفحه خاص
جامع طرابلس غرب ... هلیب	۵
قلیة یولي کے ویران محراب و منبر	

شذرات

— * —

عالي جناب نواب وقار الملک نے مسئله یونیورستي کي نسبت اپني راے گرامي جو علي گڈه گزٹ میں شائع فرمائي تھي ' اسکے ایک موقعه پر انگریزي تعلیم یافته حضرات کے مذهبي تساهل کا بھي درد و افسوس کے ساتھه ذکر کیا ھے ' اور مثال میں نماز کو پیش کیا ھے - یه لفظ بعض حضرات کو نہایت نا گوار گذرا - وہ کہتے هیں که یونیورستي جیسے اهم موضوع بحث سے نماز روزے کے قصے کو کیا مناسبت ؟

سچ ھے ' یقیناً یه نواب صاحب قبله کي بڑي غلطي ھے ' جس چیز سے آج اسلام کے سب سے زیادہ قیمتي نمونوں کو مناسبت نہیں ' اس سے مسلمانوں کي تعلیم و تربیت کي بحث کو کیا مناسبت هو سکتي ھے ؟

و اذا تتلی علیهم ایاتنا بینات تعرف في وجوه الذین کفروا المنکر ' یکادون یسطون بالذین یتلون علیهم ایاتنا ' قل افا نبئکم بشر من ذلکم ؟ النار ' وعدها الله الذین کفروا و بئس المصیر (۲۲ : ۷۰)	اور جب انکو هماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتي هیں ' تو تم ان منکروں کے چہروں پر کیسي سخت نا گواري اور نا خوشي کے اثار دیکھتے هو ' یہاں تک که قریب هو جاتا ھے که هماري آیتیں اور احکام سنانے والوں پر جوش غضب میں آکر حمله کر بیٹھیں ! لیکن ان سے کہدو که احکام الهي کا ذکر تو تمھارے لیے بڑي مصیبت هي ھے ' مگر اس سے بھي بدتر ایک چیز تمھیں بتلاؤں ؟ آتش دوزخ ! جسکا الله نے منکروں سے وعدہ کیا ھے اور وہ بہت هي برا ٹھکانا ھے -

خیر ' جو حالت ھے وہ ظاھر ھے ' لیکن نواب صاحب قبلہ کي تحریر میں یہ چند سطور پڑھکر ھمارے خیالات میں ایک سخت درد انگیز جنبش پیدا ھوگئي - نواب صاحب کي یھي وہ ایات خصائص ھیں ' جنکي وجہ سے ھم انکي عزت اپنے دل سے نہیں نسکال سکتے ' اگرچہ انکي جناب میں بہت سي شکایتیں بھي رکھتے ھیں -

یونیورسٹیاں بنائي جا رھي ھیں ' تعلیم کے نظام و قواعد کیلیے کمبریج اور اکسفورد کے مراقبے و مشاھدے میں اس قدر استغراق و استہلاک کا دعوی ھے کہ ماسوا کي طرف نظر اٹھانے کي مہلت نہیں ' تعلیم و تربیت کے انقلاب کا اسدرجہ غل مچایا جاتا ھے کہ تکاد السموات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا (۱۹: ۹۲) اور پھر یونیورسٹي کے مناقب و فضائل کا ترکش جب خالي کیا جاتا ھے تو قوم کي جیبوں کو مجروح کرنے کیلیے سب سے بڑا بے اماں تیر مذھب ھي کا ھوتا ھے ' لیکن باوجود اسکے کسي بندہ خدا کو اسکا خیال تک نہیں آتا کہ اگر یونیورسٹي مسلمانوں کیلیے بنائي جارھي ھے ' اور اگر اسلام ایک مذھب ھے ' جو بغیر اعمال کے قائم نہیں رھسکتا ' تو مسلمانوں کے عملاً مسلمان رھنے کے مسئلے پر بھي چند لمحے صرف کیے جائیں - لیکن ایسا کرے تو کون کرے ؟ علي گدہ کالج کو یونیورسٹي بنایا جاے گا - یھي وہ تکمیل اسلام کا نصب العین ھے ' جسکا عہد و میثاق علي گدہ سے روز اول لیا جا چکا ھے ' پس یونیورسٹي کے یہ معني ھیں کہ پہلے علي گدہ کي ھر چیز کو ناپیے ' اور پھر اسقدر ھاتھ پھیلائیے کہ ھر شے موجودہ پیمایش سے دوگني پیمایش کي ھو جاے - اور ترقي کے یہ معني ھیں کہ جہاں تک ممکن ھو ' اسي پیمانے کو دوگنے سے تگنا ' اور تگنے سے چوگنا کرتے جایئے - آپ جس قدر بڑھتے جائیں گے ' ترقي بھي ھوتي جاے گي - پھر مذھب کے بارے میں علي گدہ کي جو موجودہ پیمایش ھے ' وہ پیش نظر ھے ' اسي کو المضاعف کرکے ھم جب چاھیں یونیورسٹي کو بھي دیکھہ سکتے ھیں -

ھمارے مخدوم مولانا حبیب الرحمن صاحب شرواني برھم ھیں کہ تم کالج کي مذھبي حالت کي نسبت "پایہ تحقیق سے گري ھوي باتیں" لکھدیا کرتے ھو ' ھم نے عرض کیا تھا کہ جب خود ھي آپنے یہ داستان چھیڑدي ھے تو براہ کرم ذرا آگے بڑھیے ' اور ان جملوں پر لکیر کھینچ کر خاص طور پر توجہ بھي دلائي تھي ' لیکن آج کئي ھفتے گذر گئے کہ ان کے انتظار میں چشم براہ ھیں ' اب اسکے سوا کیا چارہ ھے کہ خود ھي آگے بڑھیں ' اور عجیب و غریب کمیٹي دینیات کے ممبر جن باتوں کو جانتے ھیں مگر نہیں بولتے ' انکو اب ایک مرتبہ پوري تفصیل و تشریح کے ساتھہ پیش کردیں -

کالج کے طلبا کي مذھبي حالت کي نسبت ابھي رھنے دیجیے ' سب سے پہلے ھمیں ان ارکان کالج کي نسبت " جو بجا طور پر سات کروڑ مسلمانوں کے نائب ھیں " یعني اس اسلام کے پیروؤں کے ' جس نے پانچ وقت کي نماز پڑھنے کیلیے اور رمضان کا روزہ رکھنے کیلیے فرض کیا ھے ' چند تحقیق طلب باتیں دریافت کرني ھیں -

ھم نے نماز روزے کا لفظ خاص طور پر اس لیے لکھدیا کہ اجکل کي تہذیب یافتہ سوسائٹي کیلیے ان لفظوں میں سب سے بڑي جرح ھے :

و اذا نادیتم الی الصلوة اتخذوھا لعباً و ھزوا ' ذلک بانھم قوم لا یعقلون (۵ : ۶۳) ورنہ مقصود تمام مذھبي احکام و اعمال ھیں -

---

هفتهٔ جنگ

جس وقت مسئلہ التوا سے یونان کي علحدگي کي خبر آئي ھے ' اسي وقت ھم کو خیال ھوا تھا کہ یہ ایک فرضي اختلاف ھے ' جو صرف اسلیے ھے کہ باب عالي سرویا اور بلغاریا کے تذلل و عاجزي سے زیادہ مغرور نہو جاے ' چنانچہ روزانہ ضمیمے میں اس تاربرقي کے نیچے یہ خیال ظاھر کر دیا تھا -

لیکن اب ایک تار برقي میں خود لندن کے سیاسي حلقوں کا یہ خیال ظاھر کیا گیا ھے کہ یونان کي مخالفت کوئي اصلي مخالفت نہ تھي چنانچہ لندن کانفرنس میں وہ اپنے وکلا بھیج رھا ھے -

سرویا اور اسٹریا کا مسئلہ بدستور ھے - وائنا سے ۷ - کي ایک تار برقي میں ظاھر کیا گیا ھے کہ سرویا نے کئي توپخانے دریاے ڈینیوب کے کنارے بھیجدیے ھیں ' جو رومانیا اور سرویا کا سرحدي حصہ ھے -

اسٹریا کے وزیر جنگ اور سپہ سالار فوج کا مستعفي ھوجانا بھي یقیناً اس مسئلے سے ایک گہرا تعلق رکھتا ھے -

التوا کے شرائط کي نسبت اور کوئي تفصیلي خبر نہیں آئي ' لیکن اب لندن کي کانفرنس میں صلح کي طیاریاں ھورھي ھیں ' ترکي وکلا کا انتخاب ھوچکا ھے : صالح پاشا وزیر بحریہ ' رشید پاشا وزیر زراعت ' نظامي پاشا سفیر جرمني مقرر ھوئے ھیں ' اور بار بار بیان کیا گیا ھے کہ لندن میں کانفرنس کے انعقاد کیلیے خود دولت عثمانیہ نے راے دي تھي - اسلیے تاکہ انگلستان کي وزارت خارجہ کے صلاح و مشورے سے مستفید ھو !

لندن میں خیال کیا جاتا ھے کہ سب سے پہلے بلقاني مقبوضات کا ترکي سے فیصلہ کرلیا جاے گا اور اسکے بعد باھمي حصے بخرے کي بحث شروع ھوگي ' اور یہ تار نہایت اھم ھے - کیونکہ بلقاني ریاستوں کي باھمي پھوٹ جو نئے مقامات کے حصول میں حارج ھوتي ' اور ترکي کیلیے مفید ' تقسیم کي بحث کو پیچھے ڈالکر اس طرح اسکا دفعیہ جارھا ھے -

۴ دسمبر تک ایڈریا نوپل کے اطراف میں جنگ جاري رھي ' اور اسي تاریخ کو التوا کے کاغذات پر دستخط ھوے ھیں - ناظم پاشا نے مکرر باب عالي کو اطلاع دي ھے کہ ھم سب نے آخر دم تک لڑنے کا فیصلہ کرلیا ھے -

---

یا للاسف و یا للعار ! !

لیکن ان تمام حالات کے اندر ھم جو کچھہ دیکھہ رھے ھیں ' اس پر بہت کم لوگوں کي نظر ھوگي -

جب طوفان آتا ھے ' تو آسمان پر بجلي چمکتي ھے ' اسمیں روشني بھي ھوتي ھے ' لیکن اس روشني کو کیا کیجئے جو اپنے عقب میں طوفان کي ایک سخت تاریکي رکھتي ھو ؟

ترکوں کے مقابلے میں قرق قلعسي کے قلعوں کے سامنے جو طوفان آیا تھا ' وہ خطرناک نہ تھا ' لیکن جو طوفان اب انگلستان کے نظارت خارجہ سے اٹھنے والا ھے ' اور جسکي بجلي صلح و التواے جنگ کي صورت میں چمک رھي ھے ' یھي ھے جو موجودہ شیطنت آباد یورپ کے سب سے بڑے شیطان کا تخت بچھاے گا - ھلاکت اور بربادي کے دیو اسکے نیچے سے نکلیں گے ' شرارت اور دسائس کے عفریت اسکے سامنے صف باندھکر کھڑے ھونگے ' اسکے بعد نوے برس کي ایک یہودي النسل لاش ملکي خیانت کي قبر سے اٹھکر آے گي - ملک کي لعنت کا عصا اسکے ھاتھہ میں ھوگا ' غداري کے بوجھہ سے اسکي کمر جھک گئي ھوگي ' اور اس ھئیت مقموع اور صورت

منحوس کے ساتھه - دنیا دیکھے گی - که وہ اس تخت کے سامنے آکر سربسجود هوگی !

الهلال کے دوسرے یا تیسرے نمبر میں هم نے ایک افتتاحیه مضمون " قسطنطنیه میں تصادم احزاب " کے عنوان سے لکھا تھا ' اور پھر اسکے بعد نمبر (۱۲) میں ایک دوسرا مضمون " تزاحم احزاب و تنافس اقلام " کی سرخی سے لکھا تھا - ناظرین کے پاس اگر الهلال کی فائل محفوظ هو ' تو براہ کرم ان دونوں مضمونوں پر ایک نئی نظر ڈال لیں ' اور اسکے بعد (مستر بلنت) کا وہ مضمون پڑھیں جو پچھلے نمبر اور آج کی اشاعت میں " انگلستان اور اسلام " کے عنوان سے درج کیا گیا ھے ' ساتھه هی گذشته چند ماہ کے حوادث و واقعات کو بھی پیش نظر رکھیں ' اور پھر غور فرمائیں که جو خیالات الهلال نے ظاهر کیے تھے (اور جو مسلمانان هند کے عام خیالات و رجحان کے بالکل مخالف تھے) وہ کیونکر حرف بحرف ظاهر هو رهے هیں ' اور مستر بلنت کا انکشاف سرائر کس درجه انکا موید ھے ؟

هم نے پہلے مضمون میں لکھا تھا که " حزب الحریة والائتلاف " کی نئی پارٹی پچھلی جماعت کی طرح محض اندرونی مناقشات یا اختلاف راے کا نتیجه نہیں ھے ' بلکه اجانب کا هاتھه اسکے اندر کام کر رها ھے ' اور در اصل انگلستان نے اپنے بوڑھے غلام کامل پاشا کو اسکی قبر سے نکلنے کی زحمت صرف اسلیے دی ھے ' که انجمن " اتحاد و ترقی " کی اس قوی وزارت کو کسی طرح شکست دے جو اٹلی سے صلح کر لینے کیلیے راضی نہیں هوتی ' اور مسئلۂ مصر کے فیصلے میں ایک سخت روک ھے - هم نے یه بھی لکھا تھا که جنگ طرابلس ' مصر میں لارڈ کچنر کا تقرر ' شورش البانیا ' مسئلۂ بلقان ' اور نئی وزارت کے قیام کی سازشیں ' یه سب ایک هی چادر حکمت عملی کے دور و دراز گوشے هیں ' جو انگلستان کے نظارت خارجه میں طیار کی گئی ھے -

مستر بلنت کے مضمون کو پڑھئے ' اس بیقرارانه عجلت کو یاد کیجئے جو مختار پاشا کے وزیر اعظم هوتے هی اٹلی سے صلح کر لینے میں ظاهر کی گئی ' عبد العزیز شاویش کی گرفتاری کو سامنے لائیے ' جسکی بلا تامل اجازت دیدی گئی ' اور غور کیجئے که واقعات کی اصلیت کیا ھے ؟

اسکے بعد پارلیمنٹ توڑ دی گئی ' اور " حزب الحریة " کی وزارت قائم هوئی - هم نے دوسرے مضمون میں اس انقلاب کو ایک سخت مصیبت قرار دیا ' اور بعض استعارات میں اصلیت کی طرف اشارہ کیا - هم نے لکھا تھا که " حزب الحریة کا نیا جال قسطنطنیه کے برٹش سفارت خانے میں بنا جا رها تھا " اور یه اس طرف اشارہ تھا که نئی پارٹی کے قیام کیلیے برٹش سفارت خانے میں مجلسیں منعقد هوا کرتی تھیں ' اور (طنین) نے وہ اوقات تک بتلا دیے تھے ' جنمیں کامل پاشا اور اسکے رفقا وهاں جا کر شریک صحبت هوا کرتے تھے - هم نے لکھا تھا که " جس جال کے بننے کیلیے کامل پاشا کے بستر پیری کی چادر سے تار نکالے گئے تھے ' اور جسکے لیے اسماعیل کمال بے انگلستان جا کر وهاں کی آهنی سلائیاں لایا تھا " اور یه اس طرف اشارہ تھا که اسماعیل کمال بے عرصه تک لندن میں رها تھا ' اور (طنین) نے لندن سے آئے هوے وہ خطوط چھاپ دیے تھے ' جن میں کمال بے کی پولیٹکل سازشوں کی شہادتیں جمع کی گئی تھیں - هم نے عیسے بولا تین کا ذکر کیا تھا ' جس نے اب البانیا میں خود مختاری کا اعلان کیا ھے ' اور لکھا تھا که " اس جال کے سورا خوں میں البانی زهر کا ڈنک پیوست کیا گیا ھے " یعنے محض انجمن اتحاد و ترقی کی وزارت کو شکست دینے کیلیے ایک البانی سازش بھی کی گئی ھے - هم نے یه بھی لکھا تھا که " اسکے لیے مصری کپاس کی گٹھریاں کھولی گئی تھیں " اور اس سے مقصود یه تھا که ان تمام معاملات کے اندر " مسئلۂ مصر " کے فیصلے کی جلدی بھی پوری طرح شامل ھے -

مستر بلنت کے مضمون سے ان میں سے هر بات کی توثیق هوتی ھے ' اور حالات نے بھی یکے بعد دیگرے ظاهر هو کر انکی صداقت منکشف کر دی ھے - ایک زمانه تھا ' جب ترکی کا سب سے بڑا دشمن روس سمجھا جاتا تھا ' لیکن اب فی الحقیقت اسلام کا سب سے بڑا دوست انگلستان ھے ' اور آج ڈیڑھ دو سال سے اسلامی دنیا کے مختلف گوشوں میں جو کچھه هو رها ھے ' اسکے اندر ایک هی هاتھه ھے ' جو کام کر رها ھے - اٹلی کا حمله اس وقت شروع هوا ' جب لارڈ کچنر مصر پہنچ گئے ' اسلیے که مسئله مصر کے فیصلے کیلیے یہی وقت موزوں سمجھا گیا تھا ' پھر جب سعید پاشا کی وزارت نے صلح سے انکار کر دیا ' تو کامل پاشا کو اٹھایا گیا ' اور البانیا میں شورش پھیلائی گئی ' اب بلقان کیلیے صلح کی کانفرنس تجویز کی گئی ھے ' اور سر ایڈورڈ گرے یورپ کو دعوت دیتے هیں که البانیا ' جزائر ایجئین اور دردانیال کے مسائل پر بحث کی جاے ' ادهر احکام کے اجرا کیلیے سر ایڈورڈ گرے هیں ' اور ادهر سر بسجود هونے کیلیے کامل پاشا - کہا جاتا ھے که لندن میں کانفرنس کے انعقاد کی تجویز خود کامل پاشا نے پیش کی ھے ' اور یه کیا بعید ھے جب ایسا هونا پیشتر سے طے شدہ تھا - اب جو کچھه کانفرنس میں هوگا ' اسکو بھی مستر بلنت نے پوری صداقت کے ساتھه سمجھا ھے ' اور تمام حالات اسقدر صاف هیں که تھوڑے سے تامل کے بعد هر ذی عقل آئندہ موسم کی حالت بتلا سکتا ھے -

مستر بلنت نے جس وقت یه مضمون لکھا تھا ' اس وقت لڑائی کے صرف چند ابتدائی ایام گذرے تھے ' اور صلح کانفرنس کا ابھی کسی کو گمان بھی نه تھا ' لیکن ناظرین دیکھیں گے که انھوں نے لندن میں کانفرنس کے انعقاد کی نسبت جو پیشین گوئی کی تھی وہ کس طرح صحیح ثابت هوئی ' اور خبر کے ایک حصے کی صحت ' همیشه باقی حصوں کی صحت کیلیے ضمانت هوا کرتی ھے -

جس وقت که اس جنگ کے ابتدائی ایام اندوہ جلد جلد گذر رهے تھے ' ترکی شکستوں اور فراروں کی خبریں غیر منقطع تھیں ' صبح کو آنکھه کھلتی تھی ' تو انتظار هوتا تھا که کہیں قسطنطنیه کے مفتوح هو جانے کی خبر ریوٹر ایجنسی کے دفتر میں نه پہنچ چکی هو ' اس وقت همارا قلب مضطر ' اور روح غمگین تھی ' لیکن ناظرین متعجب هونگے که اجکل ' جب که عثمانی ثبات و استحکام کی خبر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ھے ' شتلجا کے استحکام نے مقدونی امیدوں کا خاتمه کر دیا ھے ' بلغاریا کی بکلی هلاکت اور تباهی ایک نا قابل انکار صداقت ھے ' اور جنگ نہیں ' بلکه صلح کا میدان ایک سرزمین امن و عدل میں گرم هونے والا ھے ؛ اس وقت سے بدرجها زیادہ مضطرب الحال ' اور غمگین و محزون هیں - کیونکه اس وقت دشمن نما دشمن کی تلوار سے مقابله تھا ' جسکا جواب بهر حال تلوار سے دیا جاتا ' اور اب دوست نما دشمن کی صلح سے ھے ' جسکی کاٹ کیلیے کوئی ڈھال نہیں :

امید صلح ازاں با شکیب ایوب ست
که دشمن آشتی انگیز و دوست محجوب ست

ممکن ھے که کانفرنس میں انگلستان کی طرف سے ایک نمایشی حمایت ترکی کیلیے ظاهر کی جاے ' جیسی که برلن کانگریس میں لارڈ سالسبری نے استریا کو بوسنیا اور هرزیگونیا دلاتے هوے دکھلائی تھی ' لیکن یه بھی صرف اسلیے هوگا که بموجب کسی خفیه قرار داد کے جو شاید کامل پاشا کے ساتھه هو چکا ھے ' اسکے معاوضے میں

مصر کا دائمي اور مستقل قبضه حاصل کر لیا جاے - لارڈ کچنر مصر میں جو کچهه کر رهے هیں' وہ اس امر کا ثبوت بین هے که انگلستان اب مسئله مصر کا بهت جلد فیصله کر دینے کیلیے بیقرار هو رها هے' اگر پهلا نقشه کامیاب هوگیا هوتا' اور اٹلي طرابلس پر قابض هو جاتي ترکب کا فیصله هو چکا هوتا' لیکن کامل پاشا کي بدولت اب بهي کچهه نهیں گیا هے - حزب الوطني پر پے در پے مقدمات' اور بالاخر قومي جماعت کے آخري آرگن (العلم) کے بند کر دینے میں بهي بهت سي مصلحتیں مضمر هیں -

"حق اخوت" یا حق جهاد ؟

هم ان خیالات کو پچهلي اشاعت سے بهي پیشتر ظاهر کرنا چاهتے تهے' مگر پهر اس خیال نے خاموش کردیا که وقت نازک' اور جو کچهه هندوستان میں هو رها هے بهت قیمتي هے' ممکن هے که اس طرح کي اشاعات سے بعض غیر مستقل طبیعتیں افسرده هو جائیں - لیکن اب دیکهتے هیں تو الحمد لله اپنے اخوان ملت کے موجوده جوش دیني اور غیرت ملي کو اس سے بدرجها ارفع پاتے هیں که وہ ان حالات سے متاثر هو - مسلمانان هند کو صرف اپنا فرض محسوس کرنا چاهیے - جو لوگ ترکوں کي مدد کو " حق اخوت " یا کسي اور ایسے هي لفظ سے تعبیر کرتے هیں' وہ در حقیقت سچ بولکر بهي سچ کو بالکل خالص رکهنا نهیں چاهتے -

بیشک ترک انسان هیں اور نیز مظلوم' پس دنیا میں هر منصف اور نیک روح کیلیے انکي مدد انساني همدردي اور نوع پرستي میں داخل هے' لیکن هم صاف صاف کهتے هیں که مسلمانان هند کے لیے انکي مدد نه تو محض حق اخوت هے اور نه محض انساني همدردي' بلکه صریح اور بین طور پر " حق جهاد وقتال في سبیل الله " ' ولو کره الکافرون ' ومن تبعهم من المنافقین والمتفرنجین المارقین -

پس مسلمانوں کو صرف اس امر پر نظر رکهني چاهیے که دنیا کا ایک اسلامي حصه هے' جسپر صلیب برداروں نے (لعنهم الله) حمله کر دیا هے' مسلمان مجاهدین کي هزاروں لاشیں تڑپ چکي هیں اور زخمیوں کي کثرت سے قسطنطنیه کي مسجدیں تک بهرگئي هیں' ایسي حالت میں اسلام انسے اپنا حق طلب کرتا هے' اگر انهوں نے اس فرض کے انجام دینے میں ذرا بهي غفلت کي' تو یاد رکهیں که قیامت کے دن الله کے آگے یه عذر نهیں چلے گا که " کامل پاشا کي مخدوش پارٹي بر سر وزارت تهي' اسلیے هم هزارها مسلمان زخمیوں کي مدد سے باز رهے "

نظر به مستقبل

موجوده حالات میں صرف دو صورتیں هیں' جنمیں امید کي جهلک پائي جاتي هے' یا قسطنطنیه میں عام فوجي و ملي جوش و اضطراب کا ظهور' اور جو نوجوان ترک کامل پاشا کے تسلط اور قید کرنے سے بچ رهے هیں' انکا خروج' تاکه وزارت میں تبدیلي هو - قسطنطنیه کي موجوده حالت یه هے اکثر لیڈر گرفتار کرلیے گئے هیں' اخبارات بند هیں' اور " طنین " گو جاري هے مگر قلم تفتیش کے زیر احتساب - وہ بطل دستور' وہ قهرمان حریت' وہ عربي النسل عظیم الشان عثماني' وہ قسطنطنیه کا ایک هي خادم ملت' یعني محمود شوکت پاشا' معلوم هوتا هے که آجکل نهایت بیقرار هے' اور سعي و جهد سے غافل نهیں' لیکن مخالفین کا استبداد و احاطه مهلت کار نهیں دیتا - (المؤید) کا نامه نگار (جسکے لیے یقیناً کامل پاشا نے بهي کوئي ماهوار رشوت کا مقرر کر دیا هے' جس طرح مختار پاشا نے تیس پاؤنڈ مقرر کیے تهے' اور جس کو حال کي ایک ملاقات میں کامل پاشا نے گرم قهوے کي پیالي دیکر' اسکے اخبار کي ملت فروشي کے پارے کو انتهائي درجے تک چڑها دیا هے) خبر دیتا هے که انجمن اتحاد و ترقي کے ممبر آجکل زیر ریاست شوکت پاشا ایک نئي فوجي اور وقتي وزارت قائم کرنے کي فکر میں هیں' اور به تحقیق معلوم هوا هے که شوکت پاشا کي آمد و رفت ولي عهد سلطنت کے یهاں بهت بڑهي هوئي هے -

اس سے معلوم هوتا هے که موجوده نسل اسلامي کا یه سب سے بڑا سپاهي باوجود مخالفین کے استیلا و تسلط کے' خدمت ملت سے دستکش نهیں هوا هے' اور عجب نهیں که الله تعالی ایک هیجان داخلي پیدا کر کے آمال مفسدین و خائنین ملت کو اسکي تیغ حقانیت سے ویسي هي سزا دلادے' جیسي جولائي سنه ۱۹۰۷ ع میں تین دن تک ارتجاعي سوفتاؤں کو دلائي تهي : وما ذالک علی الله بعزیز -

اور یا پهر دول یورپ کے باهمي رقیبانه تعلقات' استریا اور سرویا کي پیچیدگي' اٹلي اور یونان کي کشیدگي' اتحاد ثلاثه کا ائتلاف ثلاثه سے اختلاف' اور جرمني کا موجوده رویه' امید دلاتا هے که شاید یورپ کے چند ٹکڑوں پر اسلام کے گذشته قافلۂ حکومت کے جو آخري نقش قدم باقي رهگئے هیں' انکے مٹانے کي مهلت کچهه دنوں کیلیے بڑها دي جاے - استریا کے وزیر جنگ کي تبدیلي اس امید کو قوي کرتي هے اور عجب نهیں که اس هفتے کے اندر هي معاملات میں ایک تغیر عظیم هو -

بقیه عثماني ڈاک

۶۰۰ - بلغاري مقتول اور بیشمار غنیمت

—*—

باب عالي اطلاع دیتي هے که هماري فوج کا دشمن کي فوج سے ایک موقع (پوزیشن) پر مقابله هوا' جسمیں ۶۰۰ بلغاري مارے گئے - غنیمت میں بیشمار بندوقیں اور بکثرت سامان غنیمت هاتهه آیا -

عثماني بیڑے کي آتشباري

عثماني جنگي جهاز جو چتلجا کے ساحل پر لنگر انداز هیں' دشمن کي اس فوج پر آگ برسا رهے هیں' جو ساحل کے قریب موجود هے - کل توپوں کي شدت آتشباري سے مجبور هو کر دشمن کي فوج ۱۰ میل شمال کي طرف فرار کرگئي -

ناموران غزوۂ بلقان

آئنده نمبر سے " ناموران غزوۂ طرابلس " کي طرح " ناموران غزوۂ بلقان " کا باب بهي شروع کردیا جاےگا' چونکه اب تک جنگ کے تفصیلي حالات نهیں ائے تهے' اسلیے عام خبروں اور عربي مراسلات کے تراجم کے سوا مخصوص طرز کا کوئي مضمون نهیں لکها جاسکا -

کوئي خبر نهیں

اس هفتے کوئي خاص تار دفتر میں نهیں پهنچا لیکن قسطنطنیه کے عام قومي آراؤ رجحان کي تحقیق کیلیے هم تار روانه کرچکے هیں -

شيخ المجاهدين، محبوب الاسلام و المسلمين، خليفة الله في الارضين، سيف الله المسلول، البطل العظيم و الامير الجليل :

غازي انور پاشا

نائب السلطنة (طرابلس)

متع الله الاسلام و المسلمين بطول حياته و حفظ وجوده

— * —

یا للعار ! ! !

—:*:—

این شرف الاسلام ؟ واین مجد المسلمین ؟ هل فقد المسلمون کل ذالک ؟ ام علی قلوب اقفالها ؟ ؟

طرابلس کي مسجد ے منارے پر ایک اتالین سپاهي چڑه گیا هے، تاکه شهادت گاه توحید پر صلیب کا علم نصب کرے

—*—

اللـه اللـه ایها لمسلمون ! !

هل بعد هذ الذل تسکتون ؟ وای عیش بعده تطلبون ؟ وعلی ای شي یحافظون ؟

" فبای حدیث بعده یومنون " ؟ ؟ ؟

—*—

اما بها لعین في الاسلام فامتحنت * حتی خلت منه اقطار و بلدان
تبکی الحنیفیة البیضاء من اسف * کما بکی لفراق الالف هیمان
علی دیار من الاسلام خالیة * قد اقفرت و لها بالضد عمران
حتی المحاریب تبکی وهی جامدة * حتی المنابر ترثی وهی عیدان
الا نفوس ابیات لها همم * اما علی الدین انصار واعوان ؟
لمثل هذا یذوب القلب من کمد * انکان فی القلب اسلام و ایمان

—*—

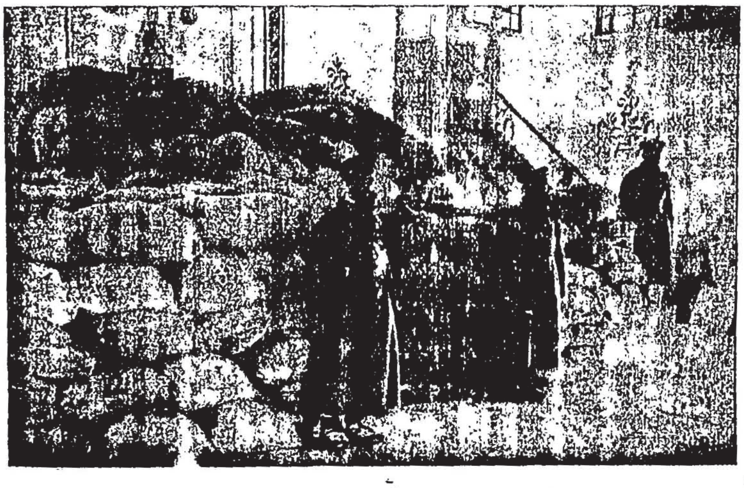

طرابلس کي جامع مسجد ے محراب ومنبر، جنکو اب مہینوں سے " الله اکبر " کي صدا سننی نصیب نهیں، اور جنکے سامنے بجاے صلوة و دعا کي جگهه بلغارقي صلیب پرستوں ے بوٹوں کا گرد و غبار اڑ رها هے ! !

الهلال

١١ دسمبر ١٩١٢

عید اضحی

الله اکبر ! الله اکبر ! لا اله الا الله والله اکبر !
الله اکبر ولله الحمد ! !

اسوهٔ ابراهیمي و حقیقت اسلامیه٬ جهاد في سبیل الله و ذهاب الی الله !

— * —

فلما اسلما وتله للجبین ٬ ونادیناه ان یا ابراهیم ! قد صدقت الرویا انا کذالك نجزي المحسنین ٬ ان هذا لهو البلاء المبین ٬ و فدینا بذبح عظیم ٬ وترکنا علیه في الاخرین ٬ سلام علی ابراهیم
(۳۷ : ۱۰۴)

— * —

خلافت انساني اور حقیقت اسلامي -

اور یهي وه عهد و میثاق عبودیت تها ٬ جسکا اقرار صحبت ازل کے هر جرعه نوش جام " بلی " سے لیا گیا ٬ اور حقیقت اسلامي کي معرفت اولی نے سب کي زبان سے بے اختیارانه اقرار انقیاد کرا لیا :

و اذ اخذ ربلک من بني آدم من ظهورهم ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم : الست بربکم ؟ قالوا : بلی !
(۷ : ۱۷۱)

اور وه وقت یاد کرو ٬ جب تمهارے پروردگار نے بني آدم سے اسکي ذریت کو (بصورت تعین اولی) نکالا اور انکے مقابلے میں خود انهي سے شهادت دلادي - اسطرح ٬ که ان سے پوچها : کیا میں تمهارا آمر و حاکم اور رب الارباب نهیں هوں ؟ سب نے اطاعت کے سر جهکا دیے که بیشک ٬ تو هي مستحق اطاعت هے -

اور اسي حقیقت اسلامي کے سر جهکانے کا نتیجه وه سربلندي هے ٬ جو انسان کو تمام مخلوقات ارضیه میں حاصل هے ٬ اور جسکي وجهه سے وه الله تعالی کے صفات کامله کا مظهر ٬ اور زمین پر اسکا خلیفه قرار پایا - اس نے جب الله کے آگے سر اطاعت جهکا دیا ٬ تو الله نے ان تمام مخلوقات ارضیه کو ٬ جنکے سر اسکے آگے جهکے هوے تهے ٬ حکم دیا که اس جهکنے والے کے آگے بهي جهک جاؤ ٬ که من تواضع لله ٬ رفعه الله

ولقد کرمنا بنی ادم وحملناهم فی البر والبحر و رزقناهم من الطیبات (۱۷ : ۸۳)

اور هم نے شرف و کرامت عطا فرمایا نسل انساني کو اور تمام خشکي اور تري کي چیزوں کو حکم دیا که اسکے مطیع هو جائیں ٬ اور اسکو اٹها لیں ٬ اور اسکے لیے دنیا میں بهترین اشیا پیدا کردیں -

حقیقت اسلامیه کا ضد حقیقي یا قوت شیطاني

کائنات کي هر مخلوق نے اس حکم کي تعمیل کي ٬ کیونکه انکے سر تو اسکے آگے جهکے هوے تهے ٬ پر ایک شریر هستي تهي ٬ جس نے غرور و تکبر کے ساتهه کفر کا سر اٹهایا ٬ اور انسان کي اطاعت سے انکار کردیا :

واذ قال ربك للملائکة اسجدوا لادم ٬ فسجدوا الا ابلیس ٬ ابی واستکبر ٬ و کان من الکافرین
(۲ : ۳۲)

اور جب تمهارے پروردگار نے ملائکه کو حکم دیا که نوع آدم کے آگے اطاعت کے سر جهکا دو ٬ تو سب جهک گئے مگر ایک ابلیس تها ٬ جس نے انکار کیا اور کبر و غرور کا سر اٹهایا ٬ اور وه یقیناً کافروں میں سے تها -

" وکان من الکافرین " کیونکه اسلام کے معني جهکنے کے هیں ٬ اور کفر نام هے سرکشي کا - " ابلیس " نے جهکنے سے انکار کیا اور سرکشي کا سر اٹهایا ٬ پس " وه ضرور کافروں میں سے تها " -

یهي ایک شریر طاقت هے ٬ جو تمام سرکشیوں اور هر طرح کے ظلم و طغیان کا عالم میں مبدء هے ٬ یهي وه تاریکي کا اهرمن هے جو یزداني نور و ضیاء کے مقابلے میں اپنے تئیں پیش کرتا هے ٬ یهي وه قهرمان ضلالت هے ٬ جو انسان کے پانوں میں اپني اطاعت کي زنجیریں ڈالکر اسکو اسلامي اطاعت سے باز رکهتا هے ٬ یهي وه ابو الکفر هے ٬ جسکي ذریت انسان کے اندر اور باهر ٬ دونوں میں پهیلي هوئي هے ٬ اور جو جب چاهتا هے ٬ انسان کے مجراے دم کے اندر پهنچکر اپني ضلالت کے لیے راه پیدا کر لیتا هے ٬ اور یهي وه اسلام کي حقیقت کا اصلي ضد ٬ اور اسکی قوت هدایت کا قدیمي دشمن هے ٬ جس نے اپنے کفر کے پہلے هي دن کهدیا تها که :

قال ارءیتك هذا الذي کرمت علی لئن اخترتن الی یوم القیامة لاحتنکن ذریته الا قلیلاً
(۱۷ : ۶۵)

شیطان نے آدم کي طرف حقارت کے ساتهه اشاره کرکے کها که یهي هے جس کو تونے مجهه پر فوقیت دي هے - لیکن اگر تو مجهکو روز قیامت تک مهلت دے ٬ تو میں اپني قوت ضلالت سے اسکي تمام نسل کو تباه کردوں ٬ البته وه تهوڑے سے لوگ ٬ جن پر میرا جادو نه چلے گا ٬ میري حکومت سے باهر رهجائیں گے -

لیکن خدا تعالے نے یه کهکر جهڑک دیا که :

اذهب فمن تبعك منهم ٬ فان جهنم جزاؤکم جزاء موفورا واستفزز من استطعت منهم بصوتك ٬ واجلب علیهم بخیلك ورجلك ٬ وشارکهم في الاموال والاولاد وعدهم ٬ وما یعدهم الشیطان الا غرورا
(۱۷ : ۶۶)

جا دور هو ! جو شخص نسل آدم میں سے تیري متابعت کرے گا ٬ اسکے لیے اور تم سب کیلیے عذاب جهنم کي پوري پوري سزا هوگي - ان میں سے جن جن کو تو اپني پر فریب صداوں سے بهکا سکتا هے ٬ بهکالے ٬ ان پر اپني فوج کے سواروں اور پیادوں سے چڑهائي کردے ٬ انکي مال و دولت اور اولاد و فرزند میں شریک هو کر اپنا ایک حصه لگالے ٬ اور انسے جتنے جهوٹے وعدے کرسکتا هے کرلے ٬ شیطان کے وعدے محض دهوکے اور فریب سے زیاده نهیں هیں -

پهر یهي هے جس کو خواه تم اپنے سے خارج دیکهو ٬ یا خود اپنے اندر تلاش کرو ٬ اسکے حکم ضلالت کے احکام دونوں جگهه جاري هیں - وه کبهي تمهاري رگوں کے اندر کے خون میں اپني ذریات کو اتار دیتا هے تاکه تم پر اندر سے حمله کرے ٬ کبهي باهر سے آکر تمهارے دماغ وحواس پر قابض هو جاتا هے تاکه تم کو اپنے آگے جهکا کر خدا کے آگے جهکنے سے باز رکهے - وه کبهي تمهارے مال ومتاع میں ٬ کبهي محبت اهل و عیال میں ٬ اور کبهي عام محبوبات ومرغوبات دنیویه میں شریک هو جاتا هے ٬ اور اسطرح تمهاري هر شے خدا کي جگهه اسکے لئے هو جاتي هے - تم چلتے هو تو اسکے لیے ٬ کهاتے هو تو اسکے لیے ٬ اور پهنتے هو تو اسکے لیے ٬ حالانکه حقیقت اسلامي چاهتي هے که تم جو کچهه کرو خدا کے لیے کرو -

هر تاریکي جو روشني کو چهپانا چاهتي هے ' هر سیاهي جو سفیدي کے مقابلے میں هے ' هر تمرد و سرکشي جو اطاعت الهي کي ضد هے ' اور هر وه شے ' جو حقیقت اسلامي سے خالي هے ' یقین کرو که شیطان هے اور دنیا کي هر لذت ' اور هر راحت ' جسکا انهماک اس درجه تک پهنچ جاے که وه حقیقت اسلامي کے انقیاد پر غالب آجا ے ' شیطان کي ذریت میں داخل ' پس اُسکے وجود کي نسبت کیوں سونچتے هو که وه کیسا هے اور کهاں هے ؟ اِسکو دیکهو که وه تمهارے ساتهه کر کیا رها هے ؟ - (مسیح) نے کها که ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نهیں کرسکتا ' اور قرآن کریم کهتا هے که :

ما جعل الله لرجل من قلبین في جوفه (۳۳ : ۴)

الله نے کسي انسان کے پهلو میں دو دل نهیں رکهے هیں - بلکه دل ایک هي هے -

پس ایک دل کے سر بهي دو چوکهٹوں پر نهیں جهک سکتے ' اور دنیا میں دل هي ایک ایسا جوهر هے ' جسکي تقسیم نهیں هوسکتي - یا وه قوت شیطاني کا مطیع و منقاد هوگا ' یا قوت رحماني کا - یا وه شیطان کا عبادت گذار هوگا ' یا خداے رحمان کا - اور عبادت و پرستش سے مقصود یهي نهیں هے که پتهر کا ایک بت تراش کر اسکے آگے سر بسجود رهو - یه تو وه ادنی شرک هے ' جس سے قریش مکه کا خیال بهي بلند تها - بلکه هر وه انقیاد ' هر وه سخت وشدید انهماک ' اور هر وه استغراق و استیلا ' جو حقیقت اسلامي کے انقیاد اوز محبت الهي پر غالب آجاے اور تم کو اسطرح اپني طرف کهینچ لے که جسکي طرف تمهیں کهنچنا تها ' اُسکي طرف سے گردن موڑ لو ' در حقیقت وهي تمهاري پرستش و عبادت کا بت هے اور تم اسکے بت پرست ' اور اصلي و حقیقي شرک کے مشرک - یهي سبب هے که حقیقت شناسان توحید نے فرمایا : من شغلک عن الله فهو صنمک ' و من الهاک فهو مولاک (جس چیز نے تم کو الله سے الگ کر کے اپنی طرف متوجه کرلیا ' وهي تمهارے لئے بت هے ' اور تم اسکے پوجنے والے هو) - خواه وه جنت کي هوس اور حور و قصور کا شوق هي کیوں نهو ؟ (رابعۂ بصریه) سے جب پوچها که : ما الشرک ؟ شرک کی حقیقت کیا هے ؟ تو اُس نے کها که طلب الجنة ' و اعراض عن ربها - جنت کي طلب کرنا ' اور مالک جنت کي طرف سے غافل هوجانا ! یهي سبب هے که قران کریم نے هوائے نفس کو معبود واله کے لفظ سے تعبیر کیا هے :

افرایت من اتخذ الهه هوا ؟ (   )

ایا تم اس گمراه کو نهیں دیکهتے ' جس نے اپني هواے نفس کو معبود بنالیا هے ؟

اور کس قدر میرے مطلب کو واضح تر کر دیتي هے سوره یاسین کي وه آیت ' جبکه فرمایا که :

الم اعهد الیکم یا بني ادم ان لا تعبدو الشیطان ' انه لکم عدو مبین ' و ان اعبدوني هذا صراط مستقیم ! (۳۶ : ۶۰)

کیا هم نے تم سے اے اولاد ادم ؟ اسکا عهد نهیں لے لیا تها که شیطان کي پوجا سے باز رهو ' کیونکه وه تمهارا ایک کهلا دشمن هے اور صرف همارے هي عبادت کرو که یهي هدایت کي حقیقي راه هے ؟

یهاں شیطان کي اطاعت کو بندگي اور عبادت کے لفظ سے تعبیر کیا ' اور عبادت الهي کے اُس عهد و میثاق کو یاد دلایا ' جو " الست بربکم " کے سوال کے جواب میں تمام بني آدم سے لیا جا چکا هے - پس حقیقت اسلامي یه چاهتي هے که انسان قوت شیطانی سے باغي هوکر صرف خدا تعالی کا هو جاے ' اور اسکے آگے سر انقیاد جهکا کر اپنے " میثاق بلی " کي تجدید کرے - تا که وه الله کا بنده هو ' اور الله کا بنده وهي هے جو شیطان کا نهیں هے :

ان " عبادي " لیس لک علیهم سلطان وکفی بربک وکیلا (۱۷ : ۶۷)

خدا تعالی نے شیطان سے کها که جو " میرے بندے " هیں ' اُن پر تیري حکومت نهیں چلنے کی - اور خدا اپنے بندوں کي کار سازي کیلیے بس کرتا هے -

یهاں اُن بندگان مخلصین کو جو شیطان کے اثر و استیلا سے محفوظ هوں ' خدا نے اپني طرف نسبت دي که " ان عبادي " جو لوگ میرے بندے هیں ' حالانکه کون هے جو اسکا بنده نهیں هے ؟ مگر مقصود یه تها که میرے بندے تو وهي هیں ' جو صرف میرے لیے هیں ' لیکن جنهوں نے میرے آگے جهک کر ' پهر اپنے سر کو دوسري چوکهٹوں پر بهي جهکا دیا هے ' تو در اصل انهوں نے بندگي کا رشته کاٹ دیا - گو وه میرے تهے ' لیکن اب میرے باقي نهیں رهے ' کیونکه انهوں نے توحید محبت کو شرکت غیرت سے محفوظ نهیں رکها [افسوس که یه موقعه اس بیان کي تشریح و تفصیل کا مقتضي نهیں ' اور مطالب اصلی منتظر رجوع]

رجوع الی المقصود

پس لفظ اسلام کے معنے هیں کسي چیز کے حواله کردینے ' دے دینے ' اور گردن رکهدینے کے ' اور یهي حقیقت دین اسلام کي هے که انسان اس رب الارباب کے آگے اپني گردن رکهدے ' اور اس انقطاع اور انقیاد حقیقي کے ساتهه ' گویا اس نے اپني گردن اسکے سپرد کردي اور کوئي حق و ملکیت اور مطالبه اسکا باقي نهیں رها - اب وه اپني کسي شے کا ' خواه وه اسکے اندر هو یا باهر ' مالک نهیں رها ' بلکه هر شے اُسي قوت الهیه کي هو گئي ' جسکا نام " اسلام " هے -!

مهالک و خطرات حیات

انسان کے اندر اور انسان کے باهر ' سیکڑوں مطالبات هیں ' جو اسکو اپنے طرف کهینچ رهے هیں - اسکے اندر سب سے بڑے مظهر ابلیس ' یعنے نفس کي قوت قاهره کا دست طلب بڑها هوا هے ' اور وه هر دم اور هر لمحے اسکي هر شے کو اس سے مانگ رها هے تاکه اسکو خدائي جگهه اپنا بنا لے - باهر دیکهتا هے تو محبوبات دنیوي اور مهالک حیات کے دام قدم قدم پر بچهے هوے هیں ' اور جسطرف جاتا هے ' اُس سے اُسکا قلب و دماغ مانگا جاتا هے تاکه اسے خدا سے چهین لیں - جذبات اور خواهشوں کے بے اعتدالانه اقدامات کي فوجوں نے اسکے دماغ کا محاصره کر لیا هے ' اور آزمایشوں اور امتحانوں کي کثرت سے اسکا ضمیر اور دل ایک دائمي شکست سے مجبور هے - اهل و عیال ' عزت و جاه ' مال و دولت کے " قناطیر مقنطره " اور تمام وه چیزیں ' جنکو قرآن زینت حیات دنیا سے تعبیر کرتا هے ' اسکے کمزور دل کیلئے اپنے اندر ایک ایسي پر کشش سوال رکهتي هیں ' جسکو رد کرنا اسکے لیے سب سے بڑي آزمایش هو جاتا هے :

زین للناس حب الشهوات من النساء و البنین و القناطیر المقنطرة من الذهب و الفضة و الخیل المسومة و الانعام و الحرث - (۳ : ۱۲)

انسان کي حالت اس طرح کي واقع هوئي هے ' که اسکے لیے دنیا کي مرغوب چیزوں مثلا اهل و عیال ' سونے چاندي کے ڈهیر ' عمده گهوڑے ' مویشي اور کشت کاري میں بڑي دلبستگي هے -

پس انقیاد اسلامي کے معني یه هیں که انسان اپني جنس دل و جان کے بهت سے خریدار نه بناے ' بلکه ایک هي خریدار سے معامله کرلے - وه ان تمام مانگنے والوں سے جنکے هاتهه اسکي طرف بڑهے هوے هیں ' اپنے تئیں بچاے ' اور اُس ایک هاتهه کو دیکهے جو باوجود اسکي طرح طرح کي بے وفائیوں کے پهر بهي وفاے محبت کے ساتهه اسکي طرف بڑها هوا هے ' اور گو اس نے اپنے متاع دل و جان کو کتنا هي ناقص اور خراب کر دیا هو ' لیکن اب بهي بهتر سے بهتر

قیمت دیکر خرید نے کیلئے موجود ہے ' اور صداے محبت " من تقرب الي شبرا ' تقربت اليه ذراعا " (۱) سے ہر آن و ہر لمحہ عشق نواز ہر قلب مشتاق ہے - یہ خواہ کتني هي پیماں شکنیاں کرے ' لیکن وہ اپنا عہد محبت آخر تک نہیں توڑتا کہ : یا ابن آدم ! لو ذنباک عنان السماء ثم استغفرتني ' لغفرت لک (۲) اور جسکي وفاے محبت کا یہ حال ہے کہ خواہ تم تمام عمر اُسے اپنے سے کتنا هي روٹھا هوا رکھو ' لیکن اگر انابت و اضطرار کا ایک آنسو بھي سفارش کے لیے ساتھ لیجاؤ تو وہ پھر بھي منے کیلیے طیار ہے - اور جس کے دروازے سے خواہ کتنا هي بھاگو ' لیکن پھر بھي اگر شوق کا ایک قدم بڑھاؤ تو وہ دو قدم بڑھکر تمھیں لینے کیلیے منتظر ہے : " الا طال شوق الابرار الی لقائي ' وانا الیهم لاشد شوقا (۳) ولنعم ما قیل :

عاشقاں ہر چند مشتاق جمال دلبر اند
دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق ترند

جسکا دروازۂ قبولیت کبھي بند نہیں ' اور جسکے یہاں مایوسي سے بڑھکر اور کوئي جرم نہیں :

قل یا عبادي الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ! ان الله یغفر الذنوب جمیعا ' انه هو الغفور الرحیم (۴۹ : ۵۴)

اے وہ میرے بندو ! کہ گناهوں میں قدم بڑھا کر تم نے اپنے نفوس پر سخت زیادتیاں کي هیں ' خواہ تم کیسے هي غرق معصیت هو ' مگر پھر بھي اُس محبت فرما کي رحمت سے نا امید نہو - یقیناً وہ تمھارے تمام گناهوں کو معاف کردیگا ' بیشک وهي درگذر کرنے والا ہے اور اسکي بخشش رحم عام ہے -

با گنہ‌گاراں بگوییم تا نیندازند دل
من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم

(٤)

اب اسقدر توطیۂ و تمہید کے بعد قران کریم کي طرف رجوع کرو کہ وہ اسي حقیقت اسلامي کو بار بار دهراتا ہے یا نہیں ؟ اول تو خود لفظ اسلام هي اس حقیقت کے وضوح کیلیے کافي ہے ' لیکن اگر کافي نہو ' تو جس قدر کہہ چکا هوں ' اس سے زیادہ کہنے کیلیے ابھي باقي ہے -

قران کریم میں جہاں کہیں اسلام کا لفظ آیا ہے ' غور کیجیے تو اس حقیقت کے سوا اور کوئي معني ثابت نہونگے :

ومن یسلم وجهه الی الله وهو محسن ' فقد استمسک بالعروة الوثقی (۳۱ : ۲۱)

اور جس کسي نے اپنا منہ الله کي طرف جھکا دیا (یا اپني گردن الله کے حوالے کردي) اور اعمال حسنہ انجام دیئے ' تو بس دین الہي کي مضبوط رسي اسکے هاتھ آگئي -

ایک دوسري جگہہ فرمایا :

ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن (۴ : ۱۲۴)

اور اس شخص سے بہتر کس کا دین هوسکتا ہے جس نے الله کے لیے اپنا سر جھکا دیا (یا الله کے لیے حوالے کردیا) اور اعمال حسنہ انجام دیے ؟

سورۂ ال عمران کي ایک ایت میں جو اسلام کي حقیقت کي تفصیل و تشریح کیلیے ایک جامع ترین آیت ہے ' اسلام کا ذکر کرتے هوے فرمایا :

ان الدین عند الله الاسلام (۳ : ۲۲)

دین الله کے یہاں صرف ایک هي ہے اور وہ اسلام ہے -

پھر اسکے بعد کہا :

وان حاجوک ' فقل اسلمت وجهي لله ومن اتبعني ' وقل للذین اوتو الکتاب والامیین : ء اسلمتم ؟ فان اسلموا ' فقد اهتدوا ' وان تولوا ' فانما علیک البلاغ ' والله بصیر بالعباد (۳ : ۱۸)

اور اگر منکرین اس بارے میں تم سے حجت کریں تو کہدو کہ میں نے اور میرے پیروؤں نے تو صرف الله هي کے آگے اپنا سر جھکا دیا ہے - اور پھر یہود و نصارا اور مشرکین عرب سے پوچھو کہ تم بھي اسکے آگے جھکتے یا نہیں ؟ سو اگر وہ جھک گئے (یعني مسلم هوگئے) تو بس انھوں نے هدایت پالي اور اگر انھوں نے گردنیں موڑ لیں ' تو وہ جانیں ' اور انکا کام جانے - تمھارا فرض تو حکم الہي پہنچا دینا تھا ' اور الله اپنے بندوں کو ہر حال میں دیکھ رہا ہے -

اسي طرح ایک دوسري جگہہ تعلیم فرمایا کہ کہو :

وامرت ان اسلم لرب العالمین - (۱۴ : ۶۸)

اور مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ ہر طرف سے منہ پھیر کر اسکے آگے جھک جاؤں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے -

اسلام کے مقابل " ولی " اور " تولی "

یہي وجہہ ہے کہ قران کریم میں ہر جگہہ اسلام کے ساتھ " منکرین اسلام کیلیے " ولی " اور " اعرض " کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ' " ولی عن الشي " کے معنے لغت میں " اعرض " کے هیں اور " تولی عنه " ای " اعرض عنه " هر جگہہ پاوگے ' یعني کسي چیز کي طرف سے منہ موڑ لینا ' اور گردن پھیر لیني :—

واذا تتلی علیهم ایا تنا ولی مستکبراً کان لم یسمعها (۳۱ :)

اور جب ان میں سے کسي منکر کو قران کي آیتیں سنائي جاتي هیں تو هیجان غرور سے اکڑتا هوا گردن پھیر کر چل دیتا ہے -

اسي طرح اور سینکڑوں مقامات میں فرمایا : " فان تولوا ' فقل حسبی الله " اگر وہ تیري طرف سے گردن پھیر لیں تو کہدے کہ مجھکو خدا بس کرتا ہے - " ولوا علی اد بارهم نفورا " جب کفار کے آگے ذکر الہي کرو تو وہ پیچھے کي طرف منہ موڑ کر نفرت کناں چل دیتے هیں -

چونکہ اسلام کي حقیقت الله کے آگے سر کا جھکا دینا ' اور اپني گردن سپرد کر دینا ہے ' اسلیے اس سے انکار کو ہر جگہہ " تولی " اور " اعرض " سے تعبیر کیا گیا -

کذالک یتم نعمته علیکم لعلکم تسلمون - فان تولوا فانما علیک البلاغ المبین (۱۶ : ۸۳)

اور اسي طرح الله اپني نعمتیں تم پر پوري کرتا ہے تاکہ تم اسکے آگے جھکو ' اور اے پیغمبر ! اگر باوجود اسکے بھي لوگ گردن نہ جھکائیں ' تو تمھارا فرض تو صرف حکم الہي پہنچا دینا هي ہے -

---

(۱) صحاح کي مشہور حدیث قدسي ہے کہ الله تعالے انسان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے " جو شخص میري طرف ایک بالشت بھر بڑھے گا ' میں ایک گز بڑھکر اس سے ملونگا (۲) اے ابن آدم ! اگر تیرا گناہ اسقدر بڑھجاے کہ زمین سے لیکر آسمان تک اسکا ایک ستون بن جاے ' لیکن پھر بھي اگر تو توبۂ و انابت کا سر جھکائیں گا ' تو مایوس نہو کہ میں تجھے بخشدونگا -

(۳) یعني میرے دیدار کیلیے میرے مشتاقوں کا شوق بڑھا هوا ہے حالانکہ میں انکے لیے انسے زیادہ مشتاق هوں - (صاحب فردوس نے ابي درداء کي روایت سے اس حدیث قدسي کو لکھا ہے ' اور پھر امام غزالي احیاء میں لاے هیں ' لیکن احادیث کے بارے میں امام صاحب کي بے احتیاطیاں جس حد تک پہنچي هوئي هیں ' ارباب نظر سے مخفي نہیں - مجھے یہ حدیث لکھتے وقت یکایک یاد آگئي اور ذوق مطلب سے بے اختیار هو کر لکھ گیا ' لیکن اب کہ پروف دیکھ رہا هوں ' ظاهر کر دیتا هوں کہ اس حدیث کو بلحاظ معني کے لکھا ہے نہ بلحاظ الفاظ - چونکہ اسکا مطلب مشہور حدیث صحیح " من تقرب لی شبراً تقربت الیه ذراعاً " کے بالکل مطابق ہے ' اسلیے اسکا ذکر احتیاط حدیث کے منافي نہیں -

مراسلات

فكاهات

—:•:—

خطاب

به رائٹ انريبل سيد امير علي

—:•:—

اغماض چلتے وقت مروت سے دور تھا
اُس وقت پاس آپ کا هونا ضرور تھا

—:*:—

هر چند ليگ کا نفس واپسيں هے اب * اس هستي دو روزه په جسکو غرور تھا
وه دن گئے که بتکده کو کهتے تھے حرم * وه دن گئے که خاک کو دعواي نور تھا
وه دن گئے که شان غلامي کے ساتھه بھي * هر بو الهوس خمار سياست ميں چور تھا
وه دن گئے که " شارع اول " کا حرف حرف * هم پايۂ کلام سخنگوي طور تھا
وه دن گئے که فتنۂ آخر زمان کے بعد * گويا که اب امام زمان کا ظهور تھا
اب معترف هيں ديده وران قديم بھي: * اس نقش سيميا ميں نظر کا قصور تھا
اس دست مرتعش ميں نه تھي قوت عمل * ايک کاسۂ تهي يه سر پر غرور تھا
يه لمعۂ سراب ' نه تھا چشمۂ بقا * يه تيرگي تھي ' جسکو سمجھتے تھے نور تھا
آئين بندگي مين تملق کي شان تھي * اخلاص و صدق ' شايدۂ مکر و زور تھا
ان کي دکان کي وه هوا ' اب اُکھڑ چلي * جن کے گھرون ميں جنس وفا کا وفور تھا
اب يه کھلا که واقف سر تھا اُسي قدر * جو جس قدر مقام تقرب سے دور تھا
هر دم برادران وطن کي برائيان! * ظاهر هوا ' که فتنۂ ارباب زور تھا
سب مٹ گيا سياست؟ سي ساله کا طلسم * اک ٹهيس سي لگي تھي که يه شيشه چور تھا

* * *

لے دے کے رهگيا تھا سهارا بس آپ کا * يه جسم مرده منتظر نفخ صور تھا
اميد تھي که ابکے بدل جائيں گے اصول * مٹ جائيگا نظام ميں جو کچھه فتور تھا
هو گي کچھه اب نظام حکومت په گفتگو * جس دن کا منتظر که هر اک با شعور تھا
دينگے برادران وطن کو پيام صلح * آويزش عبث سے هر اک دل نفور تھا
يه کيا هوا که آپ نے بھي بيرخي سي کي؟ * کيا آپ کو بھي راز نهان پر عبور تھا؟
يا يه سبب هوا که پرا گنده تھا مزاج * از بسکه " آستانه " ميں شور نشور تھا؟

ممکن هے اور بھي هون کچھه اسباب ناگزير
يه سب سهي ' په آپ کو آنا ضرور تھا

(وصاف)

احياء دعوت قراني و مقتضيات حاليه

— * —

از مولانا عطا محمد صاحب امرتسري مصنف حقيت اسلام وغيره

جناب مولانا وبالفضل اولانا دام مجدکم - السلام عليکم - کل مينے آپکے رساله الهلال کا اقتباس اخبار وکيل مطبوعه ۲۶ ماه رواں ميں پڑھا اور از حد مسرور هوا - مزيد اشتياق ميں دفتر وکيل ميں اصل الهلال کو ديکھنے گيا اور ديکھتے هي بے اختيار زبان سے سبحان الله اور صل علي نکل گيا - آپ نے مسلمانون کي ايک اشد ضرورت هي کو پورا نهيں کيا ' بلکه ايک سچے اور صحيح اصول پر چلنے کي انکو رهنمائي کي - خدا آپ کي عمر ميں برکت دے اور آپ کے پرچه کي عمر دراز هو -

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

میں آپ کو الهلال کے اجراء پر دلی مبارکباد عرض کرکے آپ کی توجهہ کو ایک امر کی طرف مبذول کرانا چاهتا هوں ' اور وہ یهہ هے که قرآن پاک کا یه فرموده بالکل صحیح اور سچ هے که " انتم الاعلون ان کنتم مومنین " اسلیے الاعلون کا انعام حاصل کرنے کے لیے مدعیاں اسلام کو مومن بنانا لازمی شرط هے ورنه اذا فات الشرط ' فات المشروط کا حال هوگا - پس آپ کے پرچه کا مقصود اولین یهہ هونا چاهیے که مدعیاں اسلام کو مومنیں کے زمره میں داخل کرسکیں ' آپ اس امر کو جانتے هیں که اگر کسی شهر کی میونسپیلٹی یهہ حکم جاری کرے که جو شخص بازار میں بیٹهیگا ' اسپر ایک آنه یا دو آنه جرمانه هوگا ' تو اس حکم کے اجراء پر کوئی شهری اس حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب نه هوگا ' لیکن قرآن کریم میں باوجودیکه مناهی اور ملاهی پر متواتر وعید موجود هیں ' پهر بهی هم مدعیان اسلام اسکی خلاف ورزی کے مرتکب هوتے هیں اور بهت بری طرح پر - اس سے دو بدیهی نتیجے پیدا هوتے هیں : یا معاذ الله همکو قرآن کریم کے منجانب الله هونیکا یقین نهیں هے ' یا یقین تو هے ' لیکن نقد و نسیه کا فرق هے ' اور یا خداوند کریم کی وسعت رحمت کے سبب قرآن کریم کی خلاف ورزی کا ڈر نهیں رها - ان دونوں صورتوں کا مآل واحد هے که همکو قرآن پاک پر ویسا یقین نهیں هے جیساکه کمیٹی کے ادنے سے ادنے ' احکام کا هے ' اور اسی واسطے قران پاک کے مواعید کا وه احترام همارے دل میں نهیں هے ' جو میونسپلٹی کے احکام کا هے -

پس میرا یقین هے که هم مدعیان اسلام کے دلوں میں جب تک قران پاک کے منجانب الله هونیکا یقین مثل محسوسات کے نه هوگا ' هم میں کسی قسم کی ترقی نهیں هوسکتی - رسول الله صلی الله علیه وسلم کے صحابه کے دلوں میں اسلام کے منجانب الله هونیکا یقیں محسوسات سے بڑهکر تها ' اور اسی واسطے وه ترقی کے تمام مدارج کو باوجود هر طرح کی بے سروسامانی کے اعلے علئین تک پهونچا گئے هیں -

اسلام پر ایسا یقین مسلمانوں کے دلوں میں صرف دو طرح پر حاصل هوسکتا هے - الله جل شانه یا تو همکو قلب سلیم عطا کرے اور اسلام کے واسطے همارا شرح صدر کردے اور صدیق اکبر رضی الله کا دل همکو عطا کرے که بلا کسی خارجی دلیل کے رسول الله صلی علیه وسلم کے منجانب الله هونے پر تصدیق قلب حاصل هوجاوے یا ایسے محکم دلائل و براهین سے هم اسلام کی حقیقت کو تمام دنیا کے مقابل ثابت کرسکیں که سائنس اور فلسفه کو جائے دم زدن نه رهے - امر اول کا انحصار تو محض فضل الهی پر هے اور یشرح صدره للاسلام کے تحت میں داخل - لیکن دوسری شق کی نسبت میں چاهتا هوں که الهلال میں اسکے واسطے جگهه نکالی جاوے - اسلام یا قران کریم کے هر عقیده کی صداقت ایسے محکم اور بین دلائل سے ثابت کی جاے که مشککین فی الاسلام اور منکرین اسلام بشرط توفیق اس سے مستفید هوسکیں - اس حصه الهلال میں صرف وهی محققه دلایل اسلام کی صداقت میں پیش کرنا چاهئیں جو فلسفه سے بے خوف هوں اور سائنس سے متزلزل نهوں ' نیز فلسفه کے وه قیاسات جو ابهی تک سائنس کے رتبه کو نهیں پهنچے یا صرف قیاسات هی هیں ' اور کسی اسلامی عقیده کے مخالف یا منافی ' انکی تردید کی جاوے -

جب تک مدعیان اسلام کو قران کریم کی صداقت پر مثل محسوسات کے یقین حاصل نه هوجاے گا ' تب تک اسکے احکام کی تعمیل کا یهی حال رهیگا - هم سے اگر کوئی شخص یهہ کهے که میاں اس سوراخ سے هٹ کر بیٹهو ' اس میں ابهی ایک سانپ گهسا هے ' تو باوجودیکه الخبر یحتمل الصدق و الکذب هے ' هم هرگز اس سوراخ کے پاس نه جائیں گے - لیکن افسوس هے که باوجودیکه هم قران کریم کے منجانب الله هونیکے زبان سے مدعی هیں ' لیکن اسکے احکام اور مواعید کی سراسر خلاف ورزی کر رهے هیں - هم ان مواعید کا اتنا احترام بهی نهیں کرتے ' جتنا ایک شخص کے کهے کا ' جسکے صدق و کذب کا هنوز امتحان بهی نهیں هوا - پس آپ تمام دنیا پر بڑا احسان کرینگے ' اگر الهلال میں صداقت اسلام کے ثابت کرنیکے واسطے اسکا ایک حصه مخصوص کردینگے -

---

دعوت الهلال کی نسبت

— * —

از جناب نواب حاجی اسماعیل خاں صاحب رئیس دتا ولی

مخدومی و مکرمی جناب مالک و اڈیٹر صاحب (الهلال) -

میں اول آپکو مبارک باد دونگا که آپنے ایک اولوالعزمانه کام شروع کیا هے - شاید اردو میں ایسا اعلی درجه کا کام ابتک کسی مسلمان کے هاتهه میں نه تها اور میں دلی دعا دونگا که خداوند تعالی آپکو کام یابی اور آپکے کاروبار میں روز افزوں ترقی عطا فرماے -

جیسا که جناب کو معلوم هے ' شاید ایک هفتے کے قریب هوا هے که میں نے اپکا اخبار خریدنا اور پڑهنا شروع کیا هے اور آپ اور آپکے معزز اخبار کے منشا پر اس عرصه میں کسی قدر غور بهی کیا هے ' پس میں واسطے تبدیل خیال اور اپنے اخوان دینی اور آپکے غور و فکر کے واسطے ان چند سطروں کو لکهونگا - مین اگرچه آپکے مشن کے کام کو اسوجهه سے نهایت ضروری اور مفید جانتا هوں که اوس سے بیداری پیدا هوتی هے اور عالم غنود گی زایل هوتا هے ' مگر میں جناب کے اس دعوے کو که انسانی حیات دینداری کے اس قدر تابع هوجاے که هر قدم پر اوسکو مفتی اور مجتهد کی ضرورت هو ' تسلیم کرنے پر آماده نهیں هوں -

بلاشبه یه خیال اگر کسی کا هو تو قابل ملامت هے که همکو دین کی کچهه پروا نهیں هے - هم تو یوں کرینگے یا یوں نه کریں گے - اور غالباً یه گستاخی متصل به کفر هوگی - لیکن کلام بلیغ (لا رهبانیة فی الاسلام) اور نیز وه کهجوروں پر کهجور کے پهول ڈالنے سے ممانعت ' اور جب اوس سے ضرر هوا تو جناب رسالتماب صلی الله علیه وسلم کا یه ارشاد که (انما ان بشر اذا امرتکم بشي من امر دینکم ' فخذوه و اذا امرتکم بشئ من رائي ' فانما انا بشر) تمام جهگڑوں کو مٹاتا هے اور بتاتا هے که دنیا داری کو اسطرح دین کا تابع کرنا ' جیسا که جناب کا منشا معلوم هوتا هے ' صحیح نهیں هے ' اور بلاشک هم مسلمان آزاد هیں که دنیوی معاملات میں (الهلال کی خریداری یا عدم خریداری میں) اپنی مصلحت کے اوپر کاربند هوں -

آیت شریفه (لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین) کے یه معنی لگانا که قران پاک هی میں هر ایک ایجاد و اختراع اور مشرقی اور مغربی فلسفه کے توازن کا بوضاحت تذکره حقیقیه موجود هے ' میرے نزدیک کلام الهی کی بے ادبی هے اور میرا عقیده یه هے که ارشادات فرقانی کا رتبه اس سے بهت برتر هے - معاش اور معاد ضرور دو جداگانه شے هیں ' اور انکو گڈ مڈ کرنا باعث خرابی هے -

میں جناب کی اور هر اوس شخص کی ' جو نیک نیتی سے اصلاح چاهے ' بلالحاظ اسکے که اسکی راے صحیح هو یا نهو ' دلسے تعظیم کرتا هوں ' اور امید کرتا هوں که جناب میری اس تحریر سے ناراض نه هونگے ' اور یقین فرمائنگے که میں اپکی ترقی کا خواهاں هوں اور یقیناً میری اس دعا میں آپ شریک هونگے که الله تعالے مسلمانوں کو اوس راسته پر لاے ' جو اونکی دنیا اور دین ' دونوں کے واسطے بهتر هو ' اور الله تعالے اس گمراهی سے اونکو نکالے ' جسکی وجهه سے وه تباهی میں پڑے هوے هیں -

مقالات

انگلستان اور اسلام

— * —

ایک محرم سیاست (مسٹر بلنٹ) کا انکشاف حقیقت
اور الہلال کے قیاسات و آرا کی توثیق

(۲)

ایک مسیحی صوبے کا کسی حکومت مسیحی کو واپس ملجانا جائز سمجھا جاسکتا ہے' نہ کہ ایک ایسے صوبہ کا' جو خالص اسلامي ہو' اور جسکو دشمنان اسلام ابھي تک فتح نہ کرسکے ہوں' جسمیں بہادر عرب غیر مسلموں کے خلاف اب تک جہاد فاتحانہ میں مشغول ہوں' جسکے باشندے ایمان کي خاطر اپنے عزیز خون سے سر زمین وطن کو تر کر رہے ہوں' اور جو ابھي تک دشمن کے مقابلے میں بے خوف و خطر اسلحہ بلند کیے ہوے ہوں - ایسي ذلت کی مثال تاریخ سلطنت عثمانیہ میں نہیں ملسکتی' بلکہ میں کہونگا کہ انگلستان کي شہنشاهي مشرقیہ میں بھي' جسکو دس کرور مسلمانوں پر فرمانروائي کا فخر حاصل ہے' ایسي ذلت کي مثال کا پتہ نہیں چل سکتا - فوري نتیجہ جو کچھہ ہوگا' اسکی نسبت پیشین گوئی شاید خطر ناک ہو' مگر ایک بات ہم ضرور دیکھہ لینگے کہ حکومت انگریزي طرابلس میں اپنا منشاء پورا کرلینے کے بعد اپني بد خواهي اسلام کا رخ دوسري جانب پھیر دیگي' جسکا اظہار سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے لگانیکي صورت میں ہوگا - سر اڈورڈ گرے باتفاق ایم سازانوف سلطان کو مقدونیہ اور دیگر بقیہ یورپین صوبجات کي تقسیم کي ترغیب دیکر ریاستہاے بلقان سے بھي صلح کرانیکي کوشش کرینگے - اگر سلطان نے برطانیہ کي صلاح ماننے سے انکار ہوگا' تو انگریزي دباؤ سے کام لیا جائیگا اور انگریزي بیڑہ جو اطالیہ کے خلاف متحرک نہیں ہوا تھا' ترکي کے مقابلہ پر روانہ ہوجائیگا اور یہ سب کچھہ "امن مقدس" کے قیام کیواسطے عمل میں لایا جائیگا - نیز دردانیال پر جہازکشي کا یہانتک زور ڈالا جائیگا کہ ترکی بیڑہ خوف زدہ ہو کر جنگ میں موثر خدمت انجام نہ دیسکیگا - کامل پاشا طرف دار صلح ہوگا' نتیجہ ایک ذلت آمیز حوالگي ہوگي' اور سلطان اپنے بے ایمان وزیر کے دھوکے میں آکر صلح کرلینگے' جسکے بعد انکے تمام یوروپین مقبوضات میں سے انکے زیر فرمان صرف قسطنطنیہ اور ایک قطعہ ملک باقي رہجائیگا' جسمیں ممکن ہے' کہ دردانیال بھي بایں شرط داخل ہو' کہ روس اپنا بیڑہ جب چاہے وہانسے گذار سکے -

صرف یہي نہوگا' بلکہ ہمارے دفتر خارجیہ اور کامل پاشا کے درمیان یہہ طے ہو چکا ہے کہ اگر کامل پاشا برسر وزارت رہیگا تو وہ انگریزي قبضۂ وادي نیل کو (مقبوضات خدیویہ کا انگلستان کو دوامي ٹھیکہ دلاکر) باضابطہ بنادیگا - آئندہ وہاں سلطان کي شہنشاهي براے نام رہیگی' خراج ملتا رہیگا' لیکن انگلستان کو مقبوضات خدیویہ پر حکمراني کرنیکے لیے فوجي قبضہ اور کلیۃً انتظامي اقتدار کا حق حاصل ہو جاے گا - اس تجویز سے خدیو معظم نے اپني براے نام حکومت کے جاري رکھنے اور کسیقدر ذاتي اختیارات حاصل ہونے کے وعدے پر اتفاق کر لیا ہے - اب خدیو بھي آئندہ مثل نوابان ہند کے ظاهري عظمت و شان تو رکھتے ہونگے' لیکن في الحقیقت انگلستان کے غلام ہونگے' اور ازروے معاہدہ جس پر سلطان سے دستخط لیے جائیں گے' حقیقتي حکومت و اختیارات قانون' حکومت برطانیہ کو منتقل ہو جاے گا - جب یہ سب کچھہ ہو لیگا تو مصر کي براے نام ایک کمیٹي جسکا نام مجلس النواب ہوگا' قائم کیجائیگي - اور اس طریق پر ترکون کي افریقي شہنشاهي کي تدریجي تقسیم درجۂ تکمیل کو پہنچائي جائیگي -

تاهم اس تجویز کي تکمیل کا کچھہ حصہ ترکوں کي فتوحات بلقان پر' اور کچھہ نوجوان ترکوں پر منحصر ہے کہ وہ کامل پاشا کي وزارت کے اجرا کو پسند و برداشت نہ کریں - جو کچھہ مصر میں ہونے والا ہے' وہ بھي مصریوں کے حب وطن اور قوت ملي پر موقوف ہے -

محض کیفیت بیان کردینے سے زیادہ میں اسوقت اور کچھہ کہنا نہیں چاهتا - صورت معاملات کي تبدیلي کا دار و مدار فتوحات ترکي پر ہے - اگر اسلحۂ عثماني کو شکست نصیب ہوئی' تو وادي نیل میں بھي بقیۃ السیف اسلامی آزادي کا خاتمہ ہے -

تتمہ

" اثنائے تحریر میں اخبار ڈیلي میل نے اپنے ایک نامہ نگار قسطنطنیہ کي سلطان سے ملاقات کا حال شائع کیا ہے' جس سے ظاهر ہوتا ہے کہ کامل پاشا نے سلطان کو حالت انگلستان و دفتر خارجیہ کے دوستانہ رخ کی نسبت کس کمینگي کے ساتھہ دھوکا دیا ہے ؟ چنانچہ وہ لکھتا ہے :

" جلالتماب سلطان المعظم نے فرمایا : کل مجھسے کامل پاشا نے بیان کیا ہے کہ اس جنگ میں انگلستان کي پبلک همدردي همارے ساتھہ ہے - میں انگریزوں کی خیر خواهي کي قدر کرتا اور تہہ دل سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں - انگریزي قوم کو اپني شوکت و عظمت پر ناز ہے اور ترک ایسي قوم کي همدردي کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں "

درانحالیکہ انگریزي مخلوق ریاستہاے بلقان' اطالیہ' اور حکومت برطانیہ کے ساتھہ' جسکي بخلاف اسلام روس سے پکي سازش ہے' اپني مذهبي همدردي کا شوروغل مچا رہي ہو' کامل پاشا کا سلطان سے ایسا بیان کرنا' کسقدر درد انگیز شرارت ہے ؟ ڈیلي میل پھر آگے چلکر لکھتا ہے :

" دو روز ہوے کہ انگریزي وزیر خارجیہ نے گورنمنٹ ترکي کو بذریعہ تار صلاح دي کہ وہ اطالیہ سے صلح کرلے' لیکن وزارت خانۂ عثماني میں کامل پاشا کي صلاح ماننے سے انکار کر دیا گیا - کل هتبم روایات سیاسیہ کے خلاف مارکوئس امپریبا دفتر خارجیہ میں گیا اور سر اڈورڈ گرے کو اطلاع دي کہ اگر ترکي حکومت نے اب زیادہ لیت و لعل کي کوشش کي تو اطالي بیڑہ فوراً بحر ایجیین میں کارروائي شروع کر کے جنگ کو ختم کردیگا - سر اڈورڈ گرے نے فوراً سر جرارڈ لوتھر سفیر انگریزي کو تار دیا' جسنے اس برقي پیغام کو خفیۃ طور پر کامل پاشا تک پہنچایا - اسوقت ترکي وزارت کا جلسہ ہو رہا تھا - جب یہ جلسہ ختم ہوا' تو آرچي کونائبین ترکي کے نام اطالي شرائط تسلیم کرلینے کي نسبت تار دیدیا گیا " (ایجنٹ)

شئون عثمانیہ

انکشاف حقیقت

— * —

معرکہ لولي برغاس

مسٹر ارشمیڈ بارٹلٹ کے مراسلہ تلغرفی کا بقیہ

— * —

ابھي تک یہ موقعہ باقي تھا کہ اگر عبد اللہ پاشا ۲ فوج کے سامنے حریف پر ایک سخت حملہ کرسکتے تو دن بھر کے تماشے کا نظارہ دم بھر میں تبدیل ہوجاتا - کیونکہ اگر اس حملہ میں کامیابي حاصل ہوجاتي اور دشمن پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوجاتا تو عقب سے شوکت ترغت' اور سامنے سے محمود مختار پاشا اس کي خبر لیتے اور آکے تباہ کردیتے - لیکن اب پھر وھی صبح والا موقع پیش آگیا اسوقت بھي ترکي سپہ سالار کے پاس تھوڑي سي تازہ دم فوج یا توپخانہ ہوتا' یا گولہ بارود ھي ہوتا' جس کے قحط کي وجہہ سے موجودہ توپیں بھي بیکار ہورھي تھیں' تو ہزیمت نہ اُتھاني پڑتي - اس پر بھي عبد اللہ پاشا نے نیپولین کي مثال کي تقلید کرني چاھي' یعني جسطرح اس نے میدان واٹرلو میں اپنے پرانے باڈي گارڈ کو لڑائي کي کي نذر کردیا تھا' وہ بھي بالاخر طیار ہوگئے کہ اپنے بڈي گارڈ کي آخري قرباني عزت وطن پر کردیں اور نمبر ٦ فوج کے سامنے سے فیصلہ کن حملہ آور ہوں مگر ابھي یہ حرکت شروع ھي ہونے پائي تھي کہ دشمن بھانپ گئے اور انھوں نے اپنے بہترین توپخانہ کي ١٢ توپوں کا رخ ان دستوں کي طرف پھیردیا - سپاھي سکڑ کر ایک دوسرے سے مل گئے' ان سکڑے ہوے دستوں کے سروں پر دھوئیں کي دھار اسطرح اُٹھکر بلند ہوتي تھي' گویا ایک سیلاب دخان ھے' جس میں سے گولیاں اور انساني ہلاکت کا سامان برس رہا ھے - خواہ کیسي ھي فوج کیوں نہ ہوتي' اس گولہ باري کي ہرگز تاب نہ لا سکتي تھی - معلوم ہوتا تھا کہ سپاہ کسي آتشین سمندر مین غوطے کھا رھي ھے' اور موت و حیات کي سرحدیں باھم مل گئي ھیں -

ترکي فوج کي قطاریں متحرک ہوئیں' لیکن قدم اُٹھاتے ھي اس لا علاج بلائے ناگہانی کے باعث منتشر ہوکر عقب کو ھٹ گئیں - بلغاریوں نے اس موقع کا فائدہ کوشش کرکے حاصل کیا - وہ اس سرعت سے ان کے پیچھے گئے کہ ترکوں کو دوبارہ جمع ہونیکا موقعہ ھي نہ ملا - ترکي ہزیمت اب نا قابل تلافي تھي' انکے ہزاروں جوان کھیت رھے' اور گو دشن کو بھي اُتناھي نقصان اُٹھانا پڑا' لیکن اس نے اپنا مقصد حاصل کرلیا -

زخمي حوالۂ موت

راستہ کا نظارہ نا قابل تحریر تھا - جو مضبوط تھے وہ فوراً آگے نکل گئے لیکن بیچارے مجروح اور بیمار پیچھے رھکر جان بچانے کے لئے ایسي جد و جہد کر رھے تھے کہ سنگین دل بھي پاني ہوے بغیر نہیں رھسکتا تھا - ہزارہا مجروحوں نے نہایت درد انگیز اور اندوہ نگیز طریقوں سے کوشش کي کہ کسیطرح اپنے تندرست ھمراھیوں کیساتھ رھیں لیکن یہ ناممکن تھا - کیونکہ تندرست اس قابل نہ تھے کہ کسي کو امداد دے سکیں - کئي غیر مجروح سپاھي بھي ایسے ناتوان ہوگئے تھے کہ وہ جب راستہ میں گرے' تو پھر اس قابل نہ رھے کہ اُٹھکر دوبارہ چلنے کي کوشش کریں - ان سب سپاھیوں نے تین دن سے ایک دانہ بھي نہیں کھایا تھا' بلکہ کئي تو اس سے بھي پہلے کے بھوکے تھے - جوں جوں ہم اپني مراجعت کے اثنا میں میدان جنگ سے دور تر ہوتے جاتے تھے' اُتناھي نظارہ ایسا دردناک ہوتا جاتا تھا کہ نظر دیکھنے کي تاب نہ لاسکتي تھي - متعدد زخمي ایسے تھے جو یہانتک تو بدقت تمام چلے آئے' مگر اب آگے بڑھنے سے قاصر ہونے کي باعث سڑک سے اترکر کنارے پر موت کي راہ دیکھہ رھے تھے - بعض لاشوں کے شریف دل ھمراھي راہ میں ٹھہر کر اور چھوٹا سا گڑھا کھود کر لاش کو اس کے سپرد کردیتے تھے' لیکن ایسوں کي تعداد انگلیوں پر گني جاسکتي تھي - زیادہ تر لاشیں برھنہ پڑي ہوی طعمۂ زاغ و زغن ہو رھي تھیں - جو سپاھي بچ آئے تھے اگرچہ انکي تعداد بھي ہزاروں پر مشتمل تھي' تاھم ان میں افسر کوئي نہ بچا - راستہ میں ھمیں تازہ دم سپاہ ملي' جو شارلو سے ھماري کمک کو آ رھي تھی' اور اس حسرتناک انجام سے ناواقف تھي مگر جب اسکو ان حالات کا پتا لگا' تو اسکے لیے پلٹنے کے سوا کوئي چارہ کار باقي نہیں رھا تھا -

بعد کي عظیم الشان مصیبت

شارلو کي طرف جانیوالي شاھراہ عام کا نصف حصہ طے کرنے کے بعد ھم ایسي اونچي جگہہ پہنچ گئے' جہاں سے گرد و نواح کے علاقہ پر بخوبي نظر پڑ سکتي تھي - اسوقت آنکھونکے سامنے عجیب منظر پیش تھا' ھر راستے پر انسان' گھوڑے' توپیں' اور بیل گاڑیاں تھیں - ھر اِنسان اسي کوشش میں تھا کہ میں آگے بڑھ جاؤں - سب کي سعي یہي تھي کہ اِن دو سڑکوں میں سے کسي ایک پر چڑھ جاے جو شارلو کو جاتي تھي - یقیناً ان میدانوں میں اسوقت پچاس ہزار آدمي موجود تھے' ان میں سے ھر ایک یہي کوشش کر رھا تھا کہ غروب آفتاب کے قبل شہر میں جا داخل ھو -

تھریس کي عثماني سپاہ کي ہزیمت پر میں جسقدر زیادہ غور کرتا ھوں' اتنا ھي زیادہ اسے قوانین فطرت کے عین مطابق پاتا ھوں - سیڈن کے بعد یہ سب سے بڑي جنگي تباھي ھے' جو کسي قوم کو پیش آئي ھے - موجودہ جنگ میں حملہ کرنے کي صلاحیت تو اُسنے فوج میں سے بالکل زائل کردي ھے اور یہ امر بھي اب مشتبہ ھوگیا ھے کہ مشہور عالم شتلجہ کي لائینوں پر بھي ترک مدافعت کرسکیں گے یا نہیں ؟ ھاں اگر پھر کوئي عثمان پاشا پیدا ھو جائے' تو عثماني فوج کو جمع کرکے اپني حسن تدبیر سے مستعد کر دیسکتا ھے کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنے آبائي ملک کي عزت کیلیے خون بہائے اور اسکي عظمت کو اس سب سے بڑے نازک وقت میں محفوظ رکھہ لے - میں خود تو سکزاوئي کے معرکہ کے عثماني نقصانات کا صحیح اندازہ پیش نہیں کرسکتا' البتہ جن ترکي افسروں سے میں نے اس بارے میں گفتگو کي ھے وہ مقتولین و مجروحین کا اندازہ چالیس اور پچاس ہزار کے درمیان لگاتے ھیں اور غنیم کا نقصان اپنے سے بھي زیادہ بتاتے ھیں جو غالبا درست ھے - اس ہزیمت کا سب سے بڑا اور اھم سبب عثماني سپاہ کي وہ پریشاني تھي' ھے جو ھر بات اس سے پوشیدہ رکھنے اور کئي روز تک رسد نہ ملنے سے اس میں پیدا ھوگئي تھي -

نقصان کي وجهه

اس تباهي کے لئے ترکي سپاہ کسي طرح جوابدہ نہیں هوسکتي - سپاهي اب بهي ویسے هي جانفروش اور دلیر ثابت ہوئے هیں جیسے کے پہلے تھے - اور یہ انهي کي جانبازي اور ثابت قدمي تهي ' جس نے کار زار اسکز کوئي کو تیں دن کا طول دیدیا ' ورنه کوئي اور فوج تو ان حالات میں ایک دن بهي نه تهرسکتي - البته اس کے ذمه دار وہ با اختیار ترکي حاکم اور اعلی عہدہ دار هیں ' جو اپنے اوپر حد سے زیادہ اعتماد کرتے تھے اور بلغاریوں کو طفل مکتب سمجھکر یه تصور کئے بیٹھے تھے که عثماني سپاہ پر غلبه پانا ممکن نہیں ' حمله کے وقت ترکي فوج هرگز جنگ کے لئے تیار نه تهي - ذمه دار فوجي حکام کا یه زعم غلط تھا جویه سمجھے بیٹھے تھے که کاغذ پر اپني سپاہ کي تعداد زیادہ دکھانے سے اس فوج کے مقابلے میں شکست کا منهه دیکھنا نه پڑے گا ' جو اگر چه تعداد میں تو قلیل هے ' مگر ۲۵ سال سے برابر جنگي تیاریوں میں مشغول هے - میرے لئے ناممکن هے که پوري صحت سے بدنظمي اور بے ترتیبي کا خاکه کھینچوں اور پهر کسي کو اس کي صداقت پر یقین کرنے کے لئے مجبور کروں جو ترکي فوجوں میں هر جگهه موجود هے - ترک سپاهي تیس شبانه روز بے آب و دانه و بے پناہ پڑا رها ' پهر بهي اس نے جوهر مردانگي دکها کر جان دي - افسوس که دنیا کي نهایت جانفروش اور انتها درجه کي شجاع فوج بے پروائي ' ناداني ' اور غلط بر خود اعتمادي پر قربان کردي گئي ! ! -

فوج میں باقاعدہ کمسریٹ کا انتظام تک نہیں هے - دار السلطنت سے میدان کارزار صرف ۵۰ میل کے فاصله پر تھا اور مزید سہولت یه تهي که ریلوے لائن بالکل فوج کے عقب میں تهي مگر اس حالت میں بهي ترکي ذمه دار حکام ایک برگیڈ کو خوراک نه پهنچا سکے بلکه انهوں نے ان چار فوجي جمعیتوں کو خوراک اور سامان حرب بهیجنے کي کوشش هي نہیں کي اور یه سمجهکر انهیں بهوک کے حوالے کردیا تھا ' که خداے رزاق اسمان سے انکے کهانے کیلئے تمام سامان اتاردے گا اور پینے کے لئے چٹانوں سے پاني کے چشمے جاري کردے گا - اس قرباني کي انساني روحوں کو قربان گاہ کي طرف تو روانه کردیا ' لیکن کسي کو اسکا خیال تک نه آیا که مجروحوں کي تیمار داري کے لئے بهي کسي سامان کي ضرورت پڑتي - بهیجنے کو توپخانه بهي بهیجا مگر سامان چند هي گهنٹوں کا کافي سمجها گیا اور پچاس میل تک اس کے لئے امداد ي فوج بٹهانے کي لازمي ضرورت پر توجه نه کي -

ترکوں کے پاس میں نے ایک بهي مشین سے چلنے والي توپ نہیں دیکهي اور اگر کوئي هے ' تو خدا جانے اسکا کیا حال هے ؟ دوران جنگ میں بلغاري توپخانه نے بے مثل کارداني دکهائي - نه صرف ترکي مدافعت هي کو توڑا بلکه اپني آتشیں قادر اندازي سے فوراً هر ایک حملے کي نقل و حرکت کو بهي روکدیا اور ترکي سپاهیوں کا ارمان دل کا دل هي میں رہ گیا - اس میں کوئي شک نہیں که ترک سپاهیوں نے حیرت انگیز طاقت برداشت دکهائي ' لیکن آخر اسکي بهي ایک حد هوني چاهیے - افسوس که ترک حکام نے اپنے اعلی درجه کے سپاهیوں کے لائق بالائي مگر جنگ کے لئے اشد ضروري باتوں کا انتظام نه کیا ' اور ایسے دشمن کو غلبه پانے کا موقعه دیدیا ' جو معمولي حالت میں هرگز کامیاب نه هوسکتا - لولي برغاس کا معرکه بڑا اهم تھا ' اور اگر ترک بلغاریوں کو ایک کاري ضرب لگا دیتے جسکا اپني سپاہ کي شجاعت و جانبازي کے لحاظ سے انهیں پورا موقعه حاصل تھا ' تو وہ جنگ کا رخ بدل دیتے ' اور بلغاریوں کو پیچهے دهکیل کر ' مغربي علاقه میں سرویوں اور یونانیوں کي خبر لے سکتے -

---

دنیا کي ایک بهترین مگر مظلوم قوم

—*—

ایک مشهور فرانسیسي مصنف کي راے

فرانس کے مشهور ناولسٹ " پیري لوتي " نے اخبار فگارو میں اپنا ایک نهایت فصیح و بلیغ مضمون شایع کرایا هے ' جسکا عنوان یه هے : " ترک لوگ قتل عام کر رهے هیں " - (یه ایک فقرہ هے جسے فرانس کے گلي کوچوں کے اخبار بیچنے والے لڑکوں نے اپني صدا بنالي هے) اس مضمون میں اُن بعض اعتراضات کے جواب دیے گیے هیں ' جو مخالفین کي جانب سے ترکوں پر کیے جاتے هیں - شروع مضمون میں موسیو لوتي نے عربوں کے اُس قتل عام کي طرف اشارہ کیا هے ' جو طرابلس میں اطالیوں کے هاتهه سے وقوع میں آیا تھا ' پهر یورپ کي اُن خوفناک کارروائیوں کا ذکر هے جو چین میں باکسروں کي شورش کو فرو کرنے کي غرض سے اختیار کي گئي تهیں ' پهر خرطوم کے درویشوں کے مار ڈالنے کي طرف اشارہ هے ' جو انگلستان کے هاتهوں انجام پایا ' پهر کیمپوں کے اکٹها کرنے کا مذکور هے ' جو ٹرانسوال میں واقع هوا تھا ' پهر فرانسیسیوں کي اُس وحشیانه سفاکي کي طرف توجه دلائي هے ' جسکا ثبوت اُنهوں نے الجزائر میں عورتوں اور بچوں کا دم گهونٹ گهونٹ کر مار ڈالنے سے دیا هے - ان ساري تمهیدوں کے بعد ترکوں کي حالت کي طرف نظر کرتے هوئے لکهتے هیں :

" غریب ترک ! اگر یهه سچ هے که اس حد درجه بیرحمانه جنگ میں جو ارنکے خلاف چار طرف سے بیک وقت چهڑي جا رهي هے ' انهوں نے قتل سے کام لیا هے ' تو اوسکے لئے حالات هي خواستگار معافي هیں - بهت سے لوگوں کو میں جانتا هوں جو اپني جنهه اور ایسے خطرناک گهڑي میں بڑي خفگي کے ساتهه اس علت میں گرفتار کئے جائینگے که ارنهوں نے قتل سے کام لیا هے - یهه سچ هے که بمقابله هم لوگوں کے ارنکي قدامت زیادہ هے - وہ زیادہ زبردست هیں ' اگرچه بهتر غصه ور اور عادتاً شریف تر هیں - زیادہ خطرناک اور ایسے هیں که جب کوئي دوسرا ارنکو حد سے زیادہ غصه دلاے ' تو مارے غصه کے سرخ هوجائینگے - زیادہ قدیم - بالخصوص وسط اناطولیه اور دشت کي سرحدوں کے وہ کاشتکار ' جو ڈاکوؤں کے خلاف جلدي سے مسلح هوجاتے هیں ' اور جنکو اپنے هاتهوں میں هم لوگونکي شیطنت کے آلات نشانه اندازي لینے پڑتے هیں - فطرتاً ان لوگوں سے وہ کیسے متنفر هیں ' جو عیسائي کهلاتے هیں ' یه سب سچ هے لیکن اس کیفیت کے محسوس کرنے سے وہ کیونکر باز رهسکتے هیں که وهي لوگ (عیسائي) آس پاس میں ظاهراً خواہ چهپے چوري ' ترکونکے فنا کرنیکي سازش میں لگے هوے هیں ؟ هم فرانسیسیوں نے الجیریا ' ترنس ' مراکو لے لیا ' برطانیه نے مصر پر قبضه کرلیا - ایران کو قریب قریب محکوم هي بنالیا گیا هے - اطالیه نے حال میں طرابلس کو خون سے سیراب کرکے بیرحمانه اور ظالمانه شکار کرنیکا نشان بهي دکها دیا هے - ارن تمام مقبوضات میں هم میں سے هر ایک اپنے اپنے طریقه کے مطابق ارنکو مجبور کرتا هے که همارے تنفر اور بالادستي کو محسوس کریں - همارا ادنی سے ادنی حاکم بهي مسلمانوں کے ساتهه غلاموں کا سا برتاؤ کرتا هے - ان اعتقادات سے رفته رفته هم ارنکي نمازیں بهي ارنسے لیتے چلے جاتے هیں - ان [illegible] کے ماتوں پر هم دباؤ ڈالتے هیں اپني بے فائدہ شورشوں کا ' [illegible] چالاک کرنے کي خفگي کا ' اپني شراب کا ' غرضکه اپني السانیت کي جمله خرابیوں اور آلودگیوں کا - جهاں کهیں هماري نگهباني هے '

وہاں ہم اپنے ساتھہ غیر مستقل ہوا و ہوس اور نا امیدي لیے جا تے ہیں -

غریب ترکونکو ایسی بیرخي کے ساتھہ تمام اونلوگوں نے چھوڑ دیا جو معلوم ہوتا تھا کہ یورپ میں اونکے مددگار ہونگے - اخبارات بھي اونسے کنارہ کش ہوکر اونکي توہین وتضحیک کرتے ہیں- امانت داران سیاست جو اونکي حمایت کرنے کے ذمہ دار تھے اونسے الگ ہوگئے - دول بھي انسے علحدہ ہوگئیں' جو کبھي ترکوں کي دوستي پر فخر کرتي تھیں ! یقیناً ہملوگ اپنے ناموران پیشین کو نہیں پہنچانتے ہیں - پلونا کے ناموروںکو' گذشتہ جنگ کے ناموروںکو' جنھوں نے یونان کا تقریباً خاتمہ کر دیا تھا' یہاں تک کہ کل کے ناموروںکو بھي ہم بھول گئے' جن میں سے دس دس نے ہزار ہزار کے مقابلے میں داد شجاعت دي ہے - اچھا' پہلے ہملوگ فرض کرلیں کہ وہ طیار نہ تھے اور یہ کہ اونکے افسر اچھے نہ تھے' اور یہ کہ اپنے سرداروںکي غفلت سے وہ بھوکوں مر رہے تھے - لیکن اسکے بعد تو ہمیں یقیني طور پر تسلیم کرنا پڑیگا کہ اونکي فوج کا یہہ زوال ہمیں لوگوں کی کارستاني ہے - اِسکے باعث وہ ہمیں ہیں جو مشرق کے مخرب اخلاق ہیں - اور وہ ہمین ہیں' جنھوں نے ایک حیرت انگیز سرعت کے ساتھہ سخت مہلک یوٹوپیا (۱) سے اونکو بالکل خراب و خستہ کر دیا ہے -

فوج میں مسیحي

اور پھر موجودہ حکومت کے قایم ہو جانے پر سنگین جرم جو اونسے سرزد ہوگیا وہ یہہ تھا کہ عیسائیوں کو میدان جنگ کي افواج میں بھرتي کر لیا - خدا نہ کرے کہ مسیحیت کے نام کو ہم بدنام کریں - لیکن ترکي افواج کے مسیحي بلغاریا اور یونان کے تھے' جو فطرةً اپنے ہم قوموںکے خلاف لڑنا نہیں چاہتے ...... اگر ترکي افواج میں صرف ترک ہي ہوتے' تو شاید غنیم کو بھي اپنے ساتھہ اسي وقت لے مرتے' جسوقت کہ ریاستوں نے چالاکي سے حملہ کرنے کے مسودے بنائے تھے - ہر حالت میں کم سے کم اتنا تو ضرور کر بیٹھتے کہ اپني سر فروشي کي ایک آخري یادگار صفحہ عالم پر نقش کر جا تے -

اس سے بڑھکر اور کیا غصہ دلایا جاے گا' کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ مغربي' جنھوں نے ترکوں کے ملک میں کبھي قدم بھي نہ رکھا ہوگا - ترکوں کي نسبت غلط خیال قایم کرتے ہیں اور اونپر آوازے کستے ہیں ؟ میرے خیال میں تو صفحۂ عالم پر کوئي دوسري قوم نہیں ہے' جو ایسي عمدہ' بہادر' مطیع' اور شریف ہو - البتہ جنھوں نے ہمارے مدرسوں میں تربیت پائي ہے اور جنپر ہمارے یہاں کي سیرگاہوں میں مردني چھاگئي ہے انمیں سے چند کي نسبت مجھکو استثنا کرنا ہوگا - یعنے وہ حضرات جو آخر کو افسر ہو گئے' میں انکو الگ کر دیتا ہوں - لیکن عوام جو حقیقت میں آدمي ہیں' جو کسي قصبے کے ادنی باشندے ہیں' یا پھر ترک کاشتکار' تو اُنسے کون بہتر ہو سکتا ہے ؟ ہم میں سے وہ جو مشرق میں رہ چکے ہیں' یہاں تک کہ ہمارے پادري اور مسیحیت کے پھیلانے والے (مشنري) جنکي وہاں بڑي تعظیم کي جاتي ہے' پوچھے جائیں کہ آیا وہ فوقیت دیتے ہیں' آیا وہ تمام مشرقي عیسائیوں کو پسند کرتے ہیں ؟ تو اونکا جواب جو کچھہ ہوگا' وہ مجھے پیشترسے معلوم ہے - ان میں سے ایک ایک پادري کہے گا کہ یہ بلغاري' بے بہا جرات والے (جسکو تسلیم کرنے کے لیے سب سے پہلے میں طیار ہوں) - جو نغمۂ "تي ڈیوم" (۱) اور اپنے کلیساؤں کے گھنٹوں کي تانوں سے مست ہو ہوکر حملے کر رہے ہیں - بہ حیثیت قوم کے ہزار درجہ مسلمانوں کے مقابلہ میں غدار تر اور خونخوار تر ہیں ... حقیقت میں خونخواري انکا پیشہ ہے ! ہسپانیہ کے وہ سانڈ مجھے یاد ہیں' جنکو ایرینا (۲) میں لے جاتے ہوے میں نے دیکھا تھا - وہ بڑي نیک بختي سے آتے ہیں - بعض ایسے ہوتے ہیں جو ذرا بھي وحشي نہیں ہوتے - لیکن وہاں لانے کے بعد یہ ہوتا ہے کہ نیزوں سے ڈرا ڈرا کر' بیرحم تیروں سے ایذا پہنچا پہنچا کر' اونمیں ایسا مادہ پیدہ کرادیا جاتا ہے کہ وہ ہر شخص کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں' اور مجنونانہ غصہ میں آکر آدمیوں پر حملہ آور ہوجاتے ہیں "

(۱) یوٹوپیا کے لفظي معنے ہیں کہیں نہیں - امر موہوم - خیال خام - غیر ممکن اصلاح - ایک خیالي جزیرہ جسکو سرتھي مور نے اپنے اس مشہور سیاسي افسانہ میں فرض کیا ہے جو سنہ ۱۵۵۱ میں لاطیني سے انگریزي میں ترجمہ کیا گیا تھا -

اسکے بعد مسٹر ام لوٹي نے ترکوں کے اخلاقي صفات کو بیان کرکے متعدد مثالیں دي ہیں اور پھر اونکے اخلاق' اونکي ہمدردي' اونکے صادق القول ہونے کي شہادت دینے کے بعد' مضمون کو اس طرح ختم کر دیا ہے :

" اس امید کے بغیر کہ میري ناچیز التجا سني جایگي' میں اسکي ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ یورپ کے آگے بآواز بلند چلاؤں کہ " ترکوں پر رحم کرو - جو باقي رہگئے ہیں اونکو بخشدو - اونمیں ایمانداري اور ہمت ایسي اعلی درجہ کي ہے' جسکي مثال کہیں دوسري جگہہ نہیں مل سکتي - اونمیں ہي امن' تعظیم' پرہیز' خاموشي' اور وقار نے اپنے آخري پناہ کي جگہہ پائي ہے' پس ان پر رحم کرو اور انکو چھوڑدو ! ! "

میرے خیال میں ایک فرانسیسي بھي ایسا نہیں ہے' جو اونمیں رہا ہو اور دل رکھتا ہو' اور باوجود اسکے ترکونکي اس شدید مصیبت کي گھڑي میں میرے جوش و خروش کا شریک حال نہو' وہ جوش' جس نے میرے سر کو فرانس کے آگے خم کر دیا ہے' تاکہ وہ انکي مدد کرے -

مجھے معلوم ہے کہ یہ عاجزي بیکار ہے - اور آہ ! میرا یہ سر عجز خم کرنا پھولوں کے اوس غم فزا ہار کي مثال ہے' جو قبروں پر چڑھائے جاتے ہیں ! ! "

آل انڈیا مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کا جلسہ

اس سے پیشتر اخبارات کے ذریعہ سے اعلان ہوچکا ہے کہ مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کا جلسہ اخر ہفتہ دسمبر میں بمقام لکھنو منعقد ہونے والا ہے - اس اعلان میں استدعا کیگئي تھي کہ ملک کے مختلف اضلاع اور اسلامي جماعتوں کي طرف سے قایم مقام منتخب ہوکر شریک جلسہ ہوں اور جیسا کہ پیشتر عرض کیا جا چکا ہے مسلم یونیورسٹي کانسٹي ٹیوشن کمیٹي نے اون امور کا تصفیہ جو مسلم یونیورسٹي اسکیم کے متعلق آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر بالقابہ نے اپنے معروف مراسلہ مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۲ ع میں درج فرمائے ہیں' فونڈیشن کمیٹي کے سپرد کیا تھا' لہذا یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کا جلسہ اس غرض سے طلب کیا گیا ہے کہ کمیٹي کے منتخب قائم مقام ایک جگہہ جمع ہو کر بعد تبادلۂ خیالات با ہمدگر غور و بحث اون امور کا فیصلہ کریں - اب یہہ اعلان عام اطلاع کي غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کا مجوزہ جلسہ بمقام لکھنو ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۲ ع یوم جمعہ کو منعقد ہوگا جسقدر منتخب ڈیلیگٹ صاحبان کے اسماے گرامي کي صدر دفتر کو اطلاع مل چکي ہے اور آیندہ ملیگي' اونکي خدمتمیں براہ راست بھي علحدہ علحدہ بذریعہ عریضہ تاریخ جلسہ کي اطلاع بھیجي جا رہي ہے - امید ہے کہ جملہ ڈیلیگیٹ صاحبان تاریخ مقررہ سے پیشتر لکھنو پہونچکر حسب قرار داد شریک جلسہ ہوں گے -

(۱) ایک قسم کا مذہبي گانا ہے - (۲) ایرینا کہتے ہیں اکھاڑے یا دنگل کے ایک حصہ کو' جہاں وحشي اور خونخوار جانور آپسمیں لڑاے جاتے تھے

کامل پاشا کا اپنے دوستوں سے شکوہ

کامل پاشا نے دول یورپ کے خلاف ایک تحریر شائع کی ہے - اسکا بیان ہے کہ ہماري طیاریاں بمشکل شروع ہوئی ہونگي کہ ہمکو ایک ایسے اعلان جنگ کے جواب پر مجبور کیا گیا جو یورپین سازش کا نتیجہ تھا - اس سے انکا اصلی مقصد یہ تھا کہ کسي طرح ہمارے یورپین مقبوضات کے آپس میں حصے بخرے کرلیں - قریباً دو هفتے کا ذکر ہے کہ ہمنے دول سے مداخلت کے لئے درخواست کي کہ وہ التوائے جنگ پر فریق کو رضامند کریں ' مگر وہ ایسا کیوں کرنے لگے تھے ؟ اسوقت تک دشمن ہمارے مورچوں اور شہروں پر قابض نہیں ہوئے تھے - کچھہ روز تماشہ دیکھنے کے بعد دول یورپ نے عام طور سے مداخلت کرنے کا فیصلہ کیا - اسوقت غنیم مقامات پر قابض ہوگئے تھے ' اور ساتھہ هي یہ وہ وقت تھا کہ ہماري طیاریاں شروع ہو چکی تھیں اور آخري جنگ میں غنیم کو یقین ہو گیا تھا کہ اب ترکوں سے بر سر پیکار ہوکر فتح حاصل کرنے کا خیال محال هی نہیں بلکہ موهوم ہے - جب انکو ہر جنگ میں ذلت بخش شکستوں کا سامنا کرنا پڑا ' تو (مرتا کیا نہ کرتا) بلغاریا کے مسلح دستوں نے دن دھاڑے گانوں جلانے شروع کردیے ' اور ضعیف مرد و عورت اور بچوں کو کھلے بندوں قتل و غارت کیا - ہزاروں مسلمان خاندان انکے مظالم کے خوف سے جلدي میں بھاگ کھڑے ہوئے اور نہایت ذلیل حالت کے ساتھہ دارالسلطنت میں پہنچے ' جنکو ایشائے کوچک میں بھیج دیا گیا - کیا هی اچھا ہوتا اگر دول عظام پہلے هی سے بغیر وقت ضائع کئے ہماري التوائے جنگ کی درخواست کی بابت اتحادیوں سے نامہ و پیام کرتے اور اس طرح توقف جنگ سے ہزار ہا انسانوں کي جانیں تلف ہونے سے بچ جاتیں جو جنگ میں ضائع ہوئیں ' نیز وہ مسلمان بھي جلا وطن ہونے سے بچ جاتے جو بلغاري مظالم کا شکار ہوئے - آخر کار ہم میں اور بلغاریوں میں براہ راست گفتگو ہوئی اور اب بلقانیوں نے اپنے وکلا منتخب کر لئے ہیں ' جو ہمارے سپہ سالار کے ساتھہ التوائے جنگ کی بابت گفتگو کرینگے -

بالفرض اگر جنگ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوتا اور شاہی فوج بلغاریا میں داخل ہوجاتي تو کیا دول عظام اسوقت بھی ایسي هي ناموافقت کا اظہار کرتے جیسا وہ آج کر رہے ہیں ؟ کیا وہ ہم کو بلغاریا چھوڑنے کے لیے مجبور نہ کرتے ' جیساکہ انھوں نے ایک مرتبہ پیشتر ہمکو ایتھنس میں بطور فاتح کے داخل ہونے سے روکدیا تھا اور ہمارے مفتوحہ مقامات یونان کو دلوادئے تھے جن پر کہ ہماري سپاہ نے قبضہ کیا تھا ؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتلاؤ کہ انکي وہ تہذیب و انساني ہمدردي کدھر ہے جسکي وہ دنیا کو تعلیم دینا چاہتے ہیں ' اور انکے انصاف کو کیا ہوا ' جسکا انکو دعوی ہے ؟

عثمـــان گزٹ

جسمیں تازہ ترین خبرین " علمي " " اخلاقي " " تاریخي " " معاشرتي " و تمدني مضامین و مفید معلومات کے علاوہ " ترکي " " انگریزي " " فارسي " " مرهٹي " " گجراتي " اخبارات کے اعلی اور دلچسپ ترجمے شایع ہوا کرینگے - اخبار با تصویر ' رعایا کا وکیل ' گورنمنٹ کا خیر خواہ - دور عثمانیہ کي سنہري اور قابل فخر یادگار ' پایہ تخت دکن سے یکم جنوري سنہ ۱۹۱۳ ع کو نہایت آب و تاب کے ساتھہ شایع ہوگا - درخواستیں مع قیمت پیشگي پتۂ ذیل پر آني چاهئیں ' نمونہ کے لئے ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر تعمیل ہوگي - قیمت مع محصولڈاک سالانہ پانچ روپیہ غیر مستطیع اصحاب سے تین روپئے آٹھہ آنے -

المشتہر

محمد عبد الحی مہتمم عثمان گزٹ - چار مینار
حیدرآباد دکن متصل جامع مسجد -

عثمـــاني ڈاک

دفتر جنگ کے اعلانات

انهي تاریخوں کے ریوٹرس تیلي گرام سے مقابلہ کیجیے

(باب عالي ۱۸ نومبر)

قائد عام عثماني اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۷ نومبر کو جو جنگ خط چتلجا پر شروع ہوئي تھي ' وہ شام کو اسطرح ختم ہوئي کہ ہمارے لشکر کے قلب و میمنہ کے بالمقابل دشمن کي فوج کو ایک شکست فاحش ہوئي اور تین باٹریاں بھي ضائع ہوئیں -

اشقودرہ میں ایک عظیم الشان فتح

قریباً ایک ہزار بلغاري مقتول اور ایک ہزار سے زائد مجروح

مغربي فوج کے قائد عام اطلاع دیتے ہیں کہ دامن (خادم کوئي) میں (جو اشقودرہ کے قریب ہے) دو دن سے جنگ ہو رہي تھي اسکا خاتمہ دشمن کي شکست پر ہوا - ہمارے لشکر کو غنیمت میں تین جھنڈے ' بے شمار بندوقیں ' اور دیگر سامان جنگ ملا - دشمن کے مقتولین کي تعداد ایک ہزار ہے - مجروحین کي تعداد اس سے بھي زیادہ -

قبالر اور استروغہ پر قبضہ

(قبالر) اور (استروغہ) کے لئے موقع (پوزیشن) پر ہماري فوج قابض ہوگئي ہے ' یہ موجودہ نقشہ جنگ میں اہم ترین مقامات تھے -

(فلسلیج) کي واپسي اور قوزانہ کي طرف پیش قدمي

ہمارے لشکرنے (فلسلیج) واپس لے لیا ' اور عنقریب (قوزانہ) کي طرف بڑھیگا -

ایک نصرت عظیم

۹ ہزار بلغاري قید ہوے

تمام خطوط (چتلجا) پر پرسوں سے اس وقت تک جیش عثماني اور جیش بلغاري میں ایک شدید معرکہ ہوتا رہا -

عثماني بیڑے کي توپوں نے دشمن کي اس فوج کے بہت بڑے حصہ کو تباہ کردیا ' جس نے جیش عثماني کے میمنہ پر مارکوس کي طرف سے حملہ کیا تھا - لیکن بالاخر نصرت الہي کا ظہور ہوا اور ایک ایسي ذلت بخش اور یادگار شکست کے ساتھہ تمام بلغاري فوج تباہ ہوگئي ' جسکي مثالیں کم ملینگي -

علاوہ اور نقصانات عظیمہ کے ۹ ہزار بلغاري گرفتار کرلیے گئے -

دشمن کو ایک اور ہزیمت

بلغاري فوج کے قلب کو شکست فاحش اور ۱۸ توپوں کي تباهي

جیش عثماني اور بلغاري کے حصۂ قلب میں باہم ایک شدید معرکہ ہوا - لیکن بالاخر قلب کے دشمن کو شکست ہوئي ' اور ۱۸ توپیں بـ انکي ضائع ہوگئیں -

ایک اور فتح

—*—

عثماني بيڑے كي مدد سے

عثماني بيڑے نے اس بلغاري فوج پر گوله باري كي' جو (بيوک شتمجه) كي طرف عثماني ميمنه پر حمله كر رهي تهي - بيڑے كي شدت آتشباري سے حمله آوروں كي كئي توپيں ضائع هو گئيں' اور انكو مجبوراً حمله كا رخ (بيوک شتمجه) سے (مرا دلي) كي طرف پهيرنا پڑا -

جرمني اور دولت عليه

—*—

جرمني كي صلاح يه هے كه جنگ جاري رهے

—*—

دولت عليه كو جرمني صلاح ديتي هے كه جنگ جاري ركهني چاهيے -

چتلجا ميں ايک اور معركه

—*—

جيش عثماني كے قائد عام كے پاس سے اس مضمون كا تار موصول هوا هے " دشمن كي فوج جو ١٨ نومبر كو ميمنهٔ عثمانيه اور ١٩ نومبر كو ميسرے كي طرف بڑهي تهي' نهايت شديد نقصانات كے ساتهه واپس گئي - توپوں كي گوله باري جاري هے -

بلغاريا كي قادر اندازي كا خاتمه هوگيا

—*—

چتلجا كا دوسرا معركه اب تک ختم نهيں هوا' بلغاري فوج كے ميمنه و ميسره كو شكست هو چكي هے اور اسكا شيرازه نظام بالكل برهم هے -

عثماني فوج كا جبهة الجيش (فوج كا سامنے كا حصه) آتشباري كر رها هے - بلغاريا كے نقصانات كي تعداد هزاروں تک پهنچ چكي هے - هر مرتبه سخت و شديد نقصانات كے ساتهه غنيم كو فرار كرنا پڑا -

چتلجا ميں معركه ثانيه

—*—

آخري هزيمت كے بعد سے بلغاريا كي قادر اندازي كا خاتمه هوگيا هے - اب بلغاري توپوں كے گولے نشانے پر نهيں لگتے -

۴ سو سپاهي اور ۲۰ افسر

—*—

(١١ نومبر)

باب عالي كو جيش عثماني كے قائد عام اطلاع ديتے هيں :

" جيش شرقي ميں بندوقيں اور توپيں نهايت شدت اور حيرت انگيز كاميابي كے ساتهه آج صبح كام كرتي رهيں - همارے در توپخانوں نے بلغاري پيادوں كو شكست دي' اور انكي كئي باٹريوں كو بالكل خاموش كرديا - همارے فوج كے ايک رسالے نے دشمن كي كمينگاهوں پر بهي حمله كيا' اور بالاخر انكو شكست عظيم هوئي -

غنيمت ميں اسلحه اور ديگر سامان بكثرت هاتهه آيا هے - دشمن كي اس فوج كے ۴ سو سپاهي اور ۲۰ افسر بهي كام آئے' جس نے همارے ميمنه كے مركز پر حمله كيا تها "

ایک اور شکست

—*—

باب عالي كو قائد عام نے يه اطلاع دي هے كه " چتلجا " ميں توپيں اور بندوقيں برابر آتشباري كر رهي هيں - بلغاري پيادوں نے يه چاها تها كه قلب جيش كي طرف سے بڑهيں' مگر هماري فوج نے انهيں پيچهے هٹا ديا' اور انكي تمام باٹريوں كو خاموش كرديا - غنيمت ميں ميٹر لوز قسم كي دو توپيں بهي هاتهه آئيں -

باب عالي اطلاع ديتي هے كه " چتلجا " ميں هماري فوج نے قريب مغرب بلغاريا كي اس فوج پر حمله كيا' جو كمينگاهوں ميں چهپي هوئي تهي - الحمد لله كه هماري فوج نے دشمن كي فوج كا بڑا حصه تباه كرديا - غنيمت ميں ١٢ سو بندوقيں اور بكثرت ذخائر جنگ هاتهه آيا -

فوج بلغاريا كا فرار

خط چتلجا سے

—*—

(٢٠ نومبر)

بقيه بلغاري فوج " چتلجا " كے خط دفاع سے فرار كركے (باباس) اور (بوغاس) كے خط دفاع كي طرف چلي گئي هے كيونكه اب يهاں اسكے ليے تباهي كے سوا اور كچهه نهيں هے -

فهرست

زراعانهٔ هلال احمر

—*—

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(٤)

	آنه	روپيه
جناب حاجي مصلح الدين صاحب كلكته		٥٠
جناب يوسف حسن خاں صاحب - فاروقي سب		
انسپكٹر جےپور		٢٢٥
بذريعه جناب عبد الغفور و رسول صاحبان - بلدانه		٣٠٠
جناب عاشق علي خاں صاحب صوبه دار - بهار		
(مني آڈر فيس ١ روپيه ٦ آنه)	٧	١٣٢
جناب چودهري محمد اسحاق صاحب - كلكته		٨٠
فتح محمد كاتم الاسرار مجلس حق پرست قبرهٔ اسماعيل خاں		٧٨
جناب كنڈكٹران ٹرامِوے كمپني - راجه بازار ڈيپو كلكته	١٠	٣٤
انجمن رونق الاسلام - كلكته	١	٢٧
جناب شيخ تراب علي صاحب - شام نگر		١٠
جناب لطف علي صاحب - شام نگر	١.١	١
جناب پيارے صاحب - مخدوم پور - گيا	٤	١٦
جناب محمد يوسف صاحب - كلكته	١٢	
جناب محمد يعقوب صاحب - وزيگاپٹم		٥
سيد ناظر الحسن صاحب - انار بستي		٥
مولانا حكيم محمد عبد الحكيم صاحب سيف شاهجهانپور		١٥
جناب سيد محمد فرخ سير صاحب زيدي		٢
معرفت محمد عبد العزيز صاحب - منماڑ -		٤
ميزان	١٣ ٠	٩٦٤

Printed & Published by MOULANA A. . AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Pblg. House, 7/1-McLeod-Street, CALCUTTA

فاضل اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رکن اسلامک مشن برائے عرب امارات و رکن اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر

حضرت مولانا محمد اسحاق کی شہرۂ آفاق تصانیف

تحفۂ علم و حکمت

یہ کتاب مسلمانانِ عالمِ اسلام کو روزمرّہ زندگی میں سُنّتِ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کے لئے صراطِ مستقیم کی نشاندہی کرتی ہے۔ صفحات ۵۵۰۔ نفیس کتابت، عمدہ طباعت، سائز ۲۰×۳۰/۸ قیمت ۵۰/ روپے

کتاب، سماحۃ الشیخ عبداللہ علی المحمود، بانی رکن رابطہ عالم اسلامی و مشیر مذہبی امور حاکم شارقہ، فضیلۃ الشیخ عمر بن عبدالعزیز العثمان ڈائریکٹر اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات، فضیلۃ الشیخ عبدالحمید عبدالمحسن الازہری مصری، اور حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری، پونچھ آزاد کشمیر، جیسے شہرۂ آفاق اور بلند پایہ علماء و فضلاء کی بےنظیر تقاریظ سے مزیّن ہے۔

نماز مترجم

نماز کے ضروری مسائل، مسنون دعائیں، اور چہل احادیث مبارکہ کا خوبصورت مجموعہ، جو ہر چھوٹے، بڑے کیلئے مفید ہے

عنوانات:۔ صفت ایمان مفصل، ایمان مجمل، چھ کلمے، طہارت، نماز اذان و اقامت قرآن و سنت کی روشنی میں۔ ۸۰ سے زائد دعائیں۔

صفحات ۔ ۱۷۲ قیمت ۔ ۱۸/ روپے

معجزات خاتم الانبیاء

مُعجزات کے موضوع پر ایک منفرد اور لاثانی کتاب اس کا مطالعہ آپ کے ایمان کی تازگی اور ذہنی و قلبی فرحت کا باعث ہے۔ خود پڑھئے۔ اپنے احباب میں اس کی اشاعت کیجئے۔ ۱۰۰ سے زائد معجزات کا مجموعہ، پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا، دُوسرا ایڈیشن بہت جلد منصۂ شہود پہ آنے والا ہے۔ آج ہی اپنا نسخہ محفوظ کروالیں

قرآن و سُنت کی مقدس دُعائیں

سب سے بہتر اور عمدہ اندازِ دعا، کا وہی ہے۔ جو قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ اور درِ استجابت پر براہِ راست دستک دینے کے لئے، وہی دعائیں افضل ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہوں۔ چنانچہ اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا از حد ضروری ہے۔ سائز ۲۳×۳۶/۱۶، صفحات ۳۴۴، قیمت ۲۵ روپے

ناشر:۔ ادارۂ نشر و اشاعت

دارالعلوم تعلیم القرآن

پونچھ، آزاد کشمیر